﴿......اِنّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء ☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائيل: ٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۲/ جون ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۴
۱۶/ صفر ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۲/ احسان ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خاتمہ بالخیر اُن ہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دعا میں مشغول رہتے ہیں

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلّی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔......... اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور اُن کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اطمینان اور سچی خوشحالی حاصل نہیں ہوئی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دُکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور رُوح کی سچی خوشحالی تدابیر سے ہرگز نہیں ملتی بلکہ محض دُعا سے ملتی ہے۔ مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہری مُرادیابی یا نامرادی کو دیکھ کر مدارِ فیصلہ اسی کو ٹھیرا دیتے ہیں۔ اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر اُن ہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دُعا میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچی مرادیابی کی دولتِ عظمیٰ پاتے ہیں"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۷، ۳۳۸)

عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر ان تین صفاتِ حسنہ پر عمل شروع کر دیں

مقبول دعاؤں کے بغیر نہ ہندوستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور نہ پاکستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں

ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کا وفادار ہو اور ہر ملک کے احمدی کی وفاداری کسی دوسرے ملک کے خلاف نہ ہو

(ہندوستان اور پاکستان میں حالیہ ایٹمی تجربات کے پس منظر میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں نہایت اہم پُر حکمت نصائح)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹/ مئی ۱۹۹۸ء)

لندن (۲۹/ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ ﴿اِنّ اللّٰہَ یَامُرُکُم اَنْ تُؤدّوا الاَمَانَاتِ اِلیٰ اَھْلِھَا......... الخ﴾ تلاوت کی۔ حضور نے حال ہی میں پہلے ہندوستان اور پھر پاکستان کی طرف سے کئے گئے ایٹمی دھماکوں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کا بہت گہرا اطلاق برصغیر میں رونما ہونے والے واقعات پر ہوتا ہے اور ان مسائل کا حل بھی اس میں موجود ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان اور بھارت دونوں کے ایٹم بم بنانے کی صلاحیت یا بموں کا ذخیرہ جو وہ اکٹھا کر چکے ہیں اس کے متعلق تمام متجسس عالمی طاقتوں کو پہلے سے علم ہے مگر اب وہ اپنے بیانات میں جھوٹ بول رہے ہیں اور دھوکہ دے رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بظاہر یہ صرف پاکستان کے خلاف سازش ہے مگر حقیقت میں یہ ہندوستان کے خلاف بھی سازش ہے۔ یہ پاکستان اور ہندوستان کے عوام کے خلاف سازش ہے اور ان دونوں ملکوں کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ کرنے کی کوشش ہے جس کے متعلق آئندہ حالات پر پرزے نکالیں گے تو آپ کو دکھائی دینے لگے گا۔ حضور نے بتایا کہ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲۳/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج بچوں کی کلاس مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے لی۔ حسب معمول تلاوت، نظم اور تقاریر کے علاوہ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان کوئز مقابلہ بھی ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔

اتوار، ۲۴/ مئی ۱۹۹۸ء:

حضور انور ایدہ اللہ کے جرمنی کے سفر پر ہونے کی وجہ سے آج فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی یکم اگست ۱۹۹۷ء کی ملاقات کی ریکارڈنگ پیش کی گئی۔ سوالات اور مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں:

☆ پاکستان بنے ہوئے ۵۰ سال ہو گئے ہیں کیا اب پاکستان کچھ زیادہ ذمہ واری کے سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان شروع میں زیادہ ذمہ دار تھا۔ قائداعظم نے بہت اچھے اصول وضع کئے تھے جن کی تتبع نہیں کی گئی۔

☆ قرآن مجید نے بیوہ عورت کے لئے ۴ ماہ دس دن کی عدت مقرر کی ہے تاکہ Pregnancy کا پتہ چل جائے۔ اگر Pregnancy نہ ہو تو کیا پھر بھی عدت ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید نے عدت کے تعین کے وقت Pregnancy کا ذکر نہیں کیا۔ یہ قرآن مجید کی اعلیٰ حکمت ہے۔ ایک سے زیادہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اور اسی میں قرآن کا حسن ہے۔

☆ کیا زندگی بعد الموت میں بھی قرآنی احکام کا اطلاق ہو گا؟ حضور انور نے فرمایا قرآن مجید اس دنیا کے انسانوں کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور انسان اس دنیا میں رہتے ہیں۔ اور انسانی زندگی کی نوعیت اس دنیا میں اور طرح کی ہو گی جو جسم اور حالات یہاں ہیں وہ وہاں نہیں ہونگے۔ اس لئے قرآن مجید اس دنیا کے لئے ہے۔ لیکن Judgement کے وقت قرآن کا کچھ حصہ Applicable بھی ہو گا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں اس خدا تعالیٰ کے اسماء کے اوصاف دائمی ہیں۔ اس لئے وہ جاری رہیں گے۔

☆ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق "ان من امة الا خلا فيها نذير" ہے تو بلیک افریقہ میں کون سے نبی آئے۔ حضور نے اس سوال کا حیران کن، سیر حاصل جواب ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس مسئلہ پر مطالعہ کیا ہے اسلام سے قبل کے افریقہ کے تمام قبائل ایک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ آہستہ آہستہ عوام الناس نے مومن لوگوں کو ہیرو بنا دیا اور انہیں خدائی اوصاف دے دئے گئے۔ حضور نے زائرین سے فرمایا کہ اب آپ لوگ سٹڈی کریں یہ بہت اہم مضمون ہے۔ تحقیقات کا آغاز قدیم افریقہ سے کریں۔ آپ ایک تحقیقاتی ٹیم بنائیں اور اسلام سے قبل کے افریقہ کے نقشے بنائیں۔ یہ اہم تحقیقات قرآن مجید کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہونی چاہئیں۔۔ وہ مسلم سیاح جو افریقہ میں آئے انہوں نے کافی مواد اکٹھا کیا۔ کیا کیا باتیں دیکھیں اور مشاہدہ کیں۔ پھر ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ اور یہ تمام مجموعہ مجھے بھجواتے رہیں۔ میں انشاء اللہ مستقبل میں اس پروجیکٹ کی رہنمائی کرتا رہوں گا۔

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہمیں ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ افریقہ سب سے پرانا ملک ہے۔ اور سب سے قدیم انسان افریقہ میں پیدا ہوا ہے اور پھر وہاں سے انسانی نسل پھیلی ہے اس لئے افریقہ کی قدیم زبانوں کا رشتہ بھی عربی کے ساتھ معلوم کریں۔ شمالی افریقہ میں تو عربی کا کافی اثر ملتا ہے۔ کانگو کی قدیم زبان کی بھی تحقیق ہونی چاہئے۔ ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ افریقہ یعنی اسلام سے قبل کے افریقہ میں مندروں کے آثار نہیں ملتے۔ مندر بت پرستی کا ثبوت ہیں۔ اس لئے ان کا نہ ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بت پرست نہ تھے۔ انہوں نے زندگی غاروں میں گزارنی شروع کی اس لئے غاروں کا مطالعہ بھی ہونا چاہئے۔ آخر پر حضور نے فرمایا کہ مصر افریقہ میں ہے اور مصر میں نبوت یقینی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود نبی تھے اس لئے افریقہ میں نبوت کی تاریخ کو trace کرنا نہایت اہم ہے۔ اور مصر میں تو یقیناً تھی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

جرمنی میں ورود مسعود

مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات سے خطابات، مجالس عرفان اور جرمن و عرب مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال وجواب، انفرادی واجتماعی ملاقاتوں کے ایمان افروز پروگرام

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر ۱۴/مئی تا ۲۶/مئی ۹۸ء کی مختصر رپورٹ)

قسط دوم

فیملی ملاقاتیں

۱۶/مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا- اس دوران بتیس فیملیوں کے ایک صد سینتیس افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا-

شام پانچ بجے حضور انور مسجد نور فرینکفرٹ سے ناصر باغ کے لئے روانہ ہوئے جہاں جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب کا پروگرام تھا-

جرمن احباب کے ساتھ ناصر باغ میں مجلس سوال وجواب

۱۶/مئی ۹۸ء بروز ہفتہ ناصر باغ جرمنی میں جرمن احباب کے ساتھ منعقد ہونے والی مجلس سوال و جواب کا آغاز سواچھ بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے ہوا- پھر دو بچیوں نے ایک جرمن نظم ترنم سے پڑھی- اس کے بعد حضور انور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ آج کے مہمانوں میں اکثریت اُن کی ہے جو گزشتہ برس بھی تشریف لائے تھے- یہ ایک لحاظ سے خوش آئند بات ہے کہ انہوں نے اِس بار بھی اِس پروگرام میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے- اس مجلس میں کیئے گئے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں :

☆ ایک سوال تھا کہ کیا خاوند اپنی بیوی کے پاس بچے کی پیدائش کے وقت موجود رہ سکتا ہے ؟

حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ اس کی اجازت ہے لیکن بعض لوگوں کیلئے یہ بہت embarrassing ہو سکتا ہے-

☆ احمدی، مالکی، سنّی، شیعہ میں کیا فرق ہے ؟

حضور انور نے اس سوال کا باقاعدہ جواب دینے سے قبل فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ جرمن لوگ بہت Inventive لوگ ہیں جو نئے نئے سوالات کرتے ہیں، لیکن اِس بات نے مجھے مایوس کیا ہے- نیز یہ اُن احمدیوں کی غلطی ہے جنہوں نے آپ کو تیار نہیں کیا اور آج آپ کورے کاغذ کی طرح میرے سامنے بیٹھے ہیں- اِس سوال کا میں بارہا تفصیلی جواب دے چکا ہوں اور اگرچہ بار بار جواب دینا اکتا دینے والی بات ہے لیکن میں اپنی بجائے آپ کا خیال رکھوں گا- چنانچہ حضور انور نے جواب ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ اِن سب میں فرق صرف وضاحت اور تشریح کا ہے-

اسلام کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ہوا- پھر خلفائے راشدین کا دور آیا جس کے بعد ایک اور دور کا آغاز ہوا- ہمیں اِس سارے وقت میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا کیونکہ وہ سارے مسلمان آنحضرت ﷺ کے تربیت یافتہ تھے- ...... لیکن اس کے بعد نہ ختم ہونے والے اختلافات کا آغاز ہوا-

حضور نے فرمایا کہ جب وقت کے ساتھ ساتھ آنحضور ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہؓ کم ہوگئے اور عمر کی زیادتی کی وجہ سے اُن کے حافظے کمزور ہونے لگے تو اُس وقت مختلف علماء مختلف ذرائع سے (یعنی مختلف افراد کے ذریعے) آنحضور ﷺ تک رسائی حاصل کرنے لگے- اُس وقت حاصل ہونے والی معلومات میں لوگوں کے ذاتی تاثرات بھی شامل ہوگئے- پھر بیان کرنے کے طریق میں بھی فرق تھا اور بیان کردہ روایات کی بنیاد مختلف واقعات و حالات پر رکھی گئی تھی، چنانچہ ان واقعات و روایات کی تشریح میں علماء نے ایک دوسرے سے اختلاف کیا اور اِس طرح مختلف مکاتبِ فکر کا آغاز ہوا مثلاً حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ- ...... آج کے دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو قرآن اور رسول اللہ ﷺ سے فیض حاصل کرنے کی بجائے انہی مشہور اماموں سے استفادہ کرتے ہیں اور انہیں اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں-

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسلام اور احمدیت میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف بعض مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے ہے- ہم احمدی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کریم ہر دوسری چیز پر فوقیت رکھتا ہے اور اسی طرح ہم معقولیت (Rationality) پر یقین رکھتے ہیں-

احمدی عورت اور مسلمان عورت کے حقوق و فرائض کے بارے میں ایک ضمنی سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہم معقولیت (Rationality) پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ اللہ بھی Rational ہے اور اس نے مرد اور عورت کو برابر پیدا کیا ہے- البتہ جو قوانین دونوں کے لئے مختلف ہیں ان کی بنیاد منطق اور معقولیت پر ہے- ...... لیکن متشدد اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان آپ کو ایک واضح فرق نظر آئے گا- ایک فریق حد سے زیادہ آزادی کا قائل ہے اور پھر بھی خود کو مسلمان سمجھتا ہے جبکہ دوسرا عورت کو گائے کی طرح پابند سمجھتا ہے جیسے افغانستان میں طالبان- ...... لیکن ایک احمدی معاشرے میں عورت کی عزت، آزادی اور اس کی استعدادوں سے بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے-

☆ احمدی مردوں کے ساتھ شادی کرنے والی غیر مسلم عورتوں کو مسلمان بنالینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ اِس بارے میں قرآن کریم کا یہی اصول ہے کہ "لآ اِکراہ فی الدین"- اگرچہ عورت دھریہ ہی کیوں نہ ہو، کسی کو تبدیلی مذہب پر مجبور نہیں کیا جاسکتا- تاہم احمدی مرد کو یہ سمجھایا جاسکتا ہے کہ جس گھر میں زندگی کے ہر معاملے میں نظریاتی اختلافات ہوں وہاں امن قائم نہیں رہ سکتا-

☆ بھارت کے حالیہ ایٹمی دھماکوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور نے اِس مسئلہ کے بہت سے پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی- حضور انور نے بیان فرمایا کہ میری اور دنیا کی اس بارے میں ایک ہی رائے ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ کہ بڑی طاقتیں (Super Powers) تو اِس معاملے میں تیزی سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہیں لیکن تیسری دنیا کے ممالک پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں- میری رائے میں کسی تفریق کے بغیر ساری دنیا کو اِس بارے میں پابند کرنا چاہئے-

حضور نے فرمایا کہ جرمنی اور جاپان سمیت بہت

بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

تازہ منظوم کلام

دن آج کب ڈھلے گا- کب ہوگا ظہورِ شب
ہم کب کریں گے چاک گریباں- حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں- دل میں فغاں ہے بند
اے رات آ بھی جا- کہ رِھا ہوں طیورِ شب

ہوش و حواس گم تھے- کسے تاب دید تھی
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیب تن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مے سی اُتر رہی تھی کواکب سے نور کی
ہر سمت بٹ رہی تھی شرابِ طہورِ شب

ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا
گویا سمٹ گیا اُسی کوزہ میں نورِ شب

اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب
مٹّی میں مِل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب

سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہہِ نجوم
پُھونکا تھا کِس نے گوشِ محبت میں صورِ شب

لمحاتِ وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
چٹکی میں اُڑ گئے وہ طیورِ سرورِ شب

[الفضل انٹر نیشنل ۲۲/مئی ۹۸ء کے شمارہ میں اس نظم کے نویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں لفظ "تونے" غلط چھپ گیا تھا اس مصرعہ کی درستی کے بعد یہ نظم دوبارہ شائع کی جارہی ہے-(ادارہ)]

نشان کسوف و خسوف اور مُدّعیانِ مہدویت

(صالح محمد الہ دین (ریٹائرڈ) پروفیسر شعبہ ہیئت، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد۔انڈیا)

پیشگوئی کسوف و خسوف

اللہ تعالیٰ جو رحمان اور رحیم ہے اپنی بے پایاں رحمت سے ہماری تمام ضروریات کو پورا فرماتا ہے۔جب لوگ گناہوں میں بڑھ جاتے ہیں اور اپنے خالق و مالک سے دور ہو جاتے ہیں تب اس کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں وہ اپنے کسی بندہ کو بھیج کر دنیا میں تقویٰ کو قائم کرے اور لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ مذاہب عالم میں جہاں یہ خبر دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ برائیوں میں بڑھ جائیں گے وہاں یہ عظیم الشان بشارت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے مامور کے ذریعہ دنیا کو اپنی طرف بلائے گا اور اس کے ذریعہ دنیا میں پاک انقلاب پیدا ہوگا۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس آخری زمانہ میں آنے والے مامور کو "ہمارا مہدی"، "امام مہدی"، اور "مسیح ابن مریم" کے ناموں سے یاد فرمایا تھا اور اپنی امت کو آپ نے تاکید فرمائی تھی کہ اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹ کر جانا پڑے تو بھی تم جا کر اس کی بیعت کرنا اور اس مہدی کو میرا اسلام پہنچانا۔

مذاہب عالم میں اس موعود آخر زماں کو شناخت کرنے کے لئے جو پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک اہم پیشگوئی یہ ہے کہ اس موعود کے وقت میں سورج اور چاند گرہن لگیں گے جو اس کے لئے بطور نشان ہونگے۔

قرآن مجید میں قرب قیامت کے بیان میں گرہن کا ذکر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یسئل ایّان یوم القیٰمة . فاذا برق البصر. وخسف القمر و جمع الشمس والقمر. یقول الإنسان یومئذ أین المفرّ. (سورۃ القیامۃ آیت ۸ تا ۱۱)

"یعنی وہ پوچھتا رہتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے (یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا) تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟"۔

قرآن مجید کی ان آیات کی شرح میں حدیث شریف میں بڑی وضاحت ملتی ہے۔چوتھی صدی ہجری میں حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔وہ اپنی سنن دار قطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے ہیں:

"ان لمهدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منه و لم تکونا منذ خلق الله السمٰوٰت والارض"۔

(سنن دارقطنی جلد اول صفحه ۱۸۸ مطبوعه مطبع انصاری دہلی)

یعنی "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور (مامور) کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔اور وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو اول رات میں گرہن لگے گا (یعنی گرہن کی راتوں میں سے اول رات کو) اور سورج کو درمیان میں گرہن لگے گا (یعنی گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن کو) اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں کبھی کسی (مامور) کے لئے ظاہر نہیں ہوئے"۔

آنحضرت ﷺ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بزرگان امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ سُنّی اور شیعہ دونوں فرقوں کی کتابوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔

سورج گرہن اور چاند گرہن قانون قدرت کے مطابق ہوتے ہیں۔چاند اور زمین ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور یہ دونوں مل کر سورج کے گرد گھومتے ہیں۔دوران حرکت جب زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو چاند گرہن ہوتا ہے اور جب چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے تو سورج گرہن ہوتا ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان کے فاصلے میں اور رفتار میں اور دونوں کے سورج سے فاصلے اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔لہذا گرہنوں کے حدود مقرر ہیں۔ قمری مہینہ کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکے۔ اگر قمری کیلنڈر استعمال کیا جائے تو چاند گرہن ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی تاریخ کو ہو سکتا ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی اول رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔لہذا چاند گرہن کے لئے تیرھویں رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

حضرت امام مہدیؑ کی آمد اور پیشگوئی کا وقوع

آنحضرت ﷺ کی یہ بے نظیر پیشگوئی ہمارے زمانہ میں ایمان افروز رنگ میں پوری ہو کر مہدی معہودؑ کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ پیشگوئی سو سال قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی جو کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں سے تھے اور آپؑ کے عاشق صادق تھے۔ ۱۸۳۵ء میں قادیان پنجاب میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۲ء میں آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں آپ نے چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر آپ نے ۱۸۸۹ء میں پہلی بیعت لی اور احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آپ نے ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کی آمد کی بشارت سیدنا و مولانا آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دلائل بھی پیش فرمائے لیکن وقت کے علماء نے آپؑ کو جھٹلایا اور آپ کی شدید ترین مخالفت کی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آسمانی شہادتیں دکھائیں کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق رمضان کی مقررہ تاریخوں میں ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳/رمضان المبارک (۲۱/مارچ) کو رات کے ابتدائی حصہ میں ہوا اور سورج گرہن ۲۸/رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک (۶/اپریل) کو ہوا۔ دونوں گرہن قادیان سے نظر آئے۔

ان نشانات کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب نور الحق حصہ دوم تحریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جو دعویٰ مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا کیا تھا اس کی تصدیق چاند گرہن اور سورج گرہن سے ہو گئی ہے۔ یہ ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے جو کسی دوسرے کے لئے پہلے ظاہر نہیں ہوا۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان گرہنوں کی بعض ایمان افروز خصوصیات کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز تحریر فرمایا کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جا سکتا تھا کیونکہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔

اگلے سال ۱۸۹۵ء میں رمضان کے مہینے میں پھر گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے۔ زمین کے مغربی کرہ کے بعض علاقوں سے نظر آسکتے تھے (چاند گرہن ۱۱/مارچ کو ہوا اور سورج گرہن ۲۶/مارچ کو) ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ رمضان تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ان گرہنوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

دعوت الی اللہ کی نہایت کامیاب زندگی گزارنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کے روحانی مشن کا کام آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مسلسل تائید و نصرت احمدیہ مسلم جماعت کو حاصل ہے۔

یہ اعتراض کہ کئی مدعیانِ مہدویت ہوئے ہیں اور کئی دفعہ رمضان میں چاند گرہن، سورج گرہن ہوئے ہیں

یہ اعتراض کر کے کہ کئی مدعیان مہدویت ہوئے ہیں اور کئی دفعہ رمضان میں چاند اور سورج گرہن ہوئے ہیں حدیث شریف کی پیشگوئی کی عظمت کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوئے ہیں۔ لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر ہے اور مدعی کا موجود ہونا جو اسے نشان قرار دے ضروری شرط ہے۔ "لمهدینا" کے الفاظ میں 'ل' افادیت کا ہے۔ یعنی یہ مہدی کے فائدہ کے لئے ہے۔

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر خاکسار نے گرہنوں کے وقوع کے بارے میں تحقیق کی اور دوسرے فلکیات کے علم رکھنے والوں سے بھی مدد لی۔ کلکتہ میں حکومت ہندوستان کا ادارہ ہے Positional Astronomy Centre میری درخواست پر وہاں کے لوگوں نے تحقیق کی۔ انہوں نے دس سالوں کا مطالعہ کیا جن میں دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں ہوئے تھے اور انہوں نے ان میں سے صرف ۱۸۹۴ء کے سال کو ہی ایسا پایا جس میں چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں قادیان سے رمضان کی مقررہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان کی تحقیقات کے نتائج رسالہ ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

خاکسار نے ڈاکٹر موہن بلبھ (Dr. Mohan Ballabh) کے ساتھ جو اس وقت عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ ہیئت میں پروفیسر ہیں اس تحقیق کو جاری رکھا۔ ہماری تحقیقات کے نتائج ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۹۲ء اور ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئے ہیں۔ رسالہ Minaret جو کالی کٹ (Calicut) سے نکلتا ہے۔ اس نے بھی اپنے رسالہ اپریل تا جون ۱۹۹۴ء میں انہیں شائع کیا ہے۔ رسالہ Ma-havista جو Indian (Astronomical Society) کا رسالہ ہے اور کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اس کی جلد ۶ (1993-94) میں بھی ہماری تحقیقات شائع ہوئی ہیں الحمد للہ۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ کم و بیش ہر ۲۲ سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جن میں دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں زمین کے کسی نہ کسی حصہ پر ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام سے دونوں گرہن نظر آئیں۔ کسی معین مقام سے رمضان کی معین تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ۱۸۹۴ء سے قبل دونوں گرہنوں کا ۱۳/رمضان اور ۲۸/رمضان کو قادیان سے نظر آنے کا واقعہ ۱۲۸۷ء مطابق ۶۸۶ھ میں ہوا تھا۔ الغرض کئی صدیوں میں ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوتا ہے اور مدعی کا عین وقت پر موجود ہونا اور اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دینا یہ بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔

حدیث شریف کے الفاظ "لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض" سے یہ مراد نہیں کہ اس سے قبل ان تاریخوں میں گرہن کبھی نہیں ہوئے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسے گرہن بطور نشان کسی اور کے لئے اس سے قبل ظاہر نہیں ہوئے۔

دوسرے مدعیان کے وقت میں ہونے والے کسوف و خسوف کے کوائف

بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل مہدویت کا دعویٰ کیا تھا۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت سے ہمیں پچیس مدعیان مہدویت کے کوائف حاصل ہوئے۔ ہم نے ان مدعیان کے زمانہ میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا۔ گرہنوں کی انگریزی تاریخیں Prof.T.R.Von Oppolzer کی کتاب Canon of Eclipses (Dover Publications. New York 1962) سے لی گئیں۔ انگریزی تاریخوں کو قمری تاریخوں میں تبدیل کرنے کا کام محترم سلطان محمود صاحب انور سیکرٹری علیاء کمیٹی ربوہ نے محترم حیدر علی ظفر صاحب کے ذریعہ کرواکر خاکسار کو ارسال فرمایا ۔فجزا ھم اللہ احسن الجزاء۔

انہوں نے کتاب التوفیقات الہامیہ از محمد مختار پاشا صاحب (جو ۱۳۱۱ھ میں مصر میں چھپی تھی) سے استفادہ فرمایا۔ اس کتاب میں رمضان کی جو تاریخیں دی گئی ہیں وہ صرف ایک موٹا اندازہ ہے کیونکہ رمضان کی تاریخوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ چاند کب نظر آیا تھا اور اس کے لئے باریک حساب ضروری ہے۔ نیز مقام بدلنے سے تاریخیں بھی بدل سکتی ہیں۔ لہذا یہ Calculate کرنے کے لئے کہ مقام مدعی مہدویت سے پہلی رمضان کا چاند کب نظر آیا تھا۔ ہم نے ہیئت دان J.Meaus کی کتاب Tables of Moon & Sun. (Pub.Les Imprimeries Compinoises ,Bourg-Leopold, Belgium) سے استفادہ کیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے جو کوائف حاصل ہوئے ان میں بعض مدعیان کے بارے میں سن ولادت، سن دعویٰ اور سن وفات تینوں معلوم ہیں۔ بعض کے بارے میں صرف سن دعویٰ معلوم ہے اور بعض کے بارے میں صرف سن وفات۔ جن مدعیان کی ولادت اور وفات کے سن معلوم ہیں ان کی ساری زندگی میں جس رمضان کے دنوں میں گرہن ہوئے ان کا مطالعہ کیا گیا۔ جس کے بارے میں صرف سن دعویٰ معلوم ہے ان کے دعویٰ کے بعد ۳۰ سال تک کے عرصہ میں ہونے والے رمضان کے گرہنوں کا مطالعہ کیا گیا۔ اور جن کے بارہ میں صرف سن وفات معلوم ہے ان کی وفات سے قبل ۳۰ سال کے عرصہ تک ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا گیا۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ کن مقامات سے گرہن نظر آئے امریکہ کے Zephyr Services کے The moon tracker and the Sun tracker Software سے استفادہ کیا گیا۔ میرے بھائی مکرم راشد محمد الہ دین صاحب نے امریکہ سے مجھے یہ ڈسک بھیجے تھے۔ خاکسار نے یہ ریسرچ Prof.G.Mohan Ballabh, Astronomy Dept, Osmania University Hyderabad, کے ساتھ مل کر کی۔ جن ۲۵ مدعیان کے بارہ میں تحقیق کی گئی ان کے نام اور کوائف یہ ہیں:

۱...... مغیرہ بن عجلی علاقہ عراق۔ دعویٰ مہدی منتظر سن قتل ۱۲۰ ہجری (۷۳۸ء) اور ۱۲۶ ہجری (۷۴۴ء) کے دوران۔

۲...... حارث بن مریج، علاقہ خراسان۔ دعویٰ مہدی۔ قتل ۱۲۸ھ (۷۴۶ء)۔

۳...... محمد بن عبداللہ نفس زکیہ۔ علاقہ مدینہ منورہ۔ دعویٰ مہدی۔ ولادت ۱۰۰ھ (۱۹-۷۱۸ء)۔ قتل ۱۴۵ھ (۷۶۲ء)۔

۴...... احمد بن الکیال۔ بانی فرقہ کیالیہ۔ علاقہ بلخ۔ دعویٰ ۱۴۸ھ (۷۶۵ء) کے بعد۔ دعویٰ القائم۔

۵...... صالح بن ظریف۔ علاقہ مراکش۔ دعویٰ ۲۲۷ھ (۸۴۲ء)۔ دعویٰ مہدی آخر زماں۔

۶...... حمدان بن الاشعث قرمطہ۔ بانی فرقہ قرامطہ۔ علاقہ شمالی افریقہ۔ دعویٰ ۲۶۴ھ (۸۷۸ء) یا ۲۷۸ھ (۸۹۱ء)۔ دعویٰ مہدی موعود۔

۷...... عبیداللہ مصر کے عبیدی فرمانرواؤں کے مورث اعلیٰ۔ علاقہ مصر۔ ولادت ۲۵۹ھ (۸۷۳ء)۔ دعویٰ ۲۷۰ھ (۸۸۴ء)۔ قتل ۳۲۳ھ (۹۳۴ء)۔ مہدی کا صرف لقب استعمال کیا۔

۸...... محمد بن عبداللہ تومرت بربری۔ علاقہ افریقہ، سوس پہاڑ کا ایک گاؤں۔ ولادت ۴۸۵ھ (۱۰۹۲ء) دعویٰ ۵۱۵ھ (۲۲-۱۱۲۱ء)۔ وفات ۵۲۴ھ (۱۱۳۰ء)۔ دعویٰ مہدی الموحدین۔

۹...... محمود واحد گیلانی۔ علاقہ ایران۔ دعویٰ ۶۰۰ھ (۱۲۰۴-۱۲۰۳ء)۔ دعویٰ مہدی

۱۰...... احمد بن عبداللہ ملثم۔ علاقہ قاہرہ۔ ولادت ۶۵۸ھ (۱۲۶۰ء) وفات ۷۴۰ھ (۱۳۴۰ء)۔ دعویٰ ۶۸۹ھ (۱۲۹۰ء) مہدی موعود۔

۱۱...... ثویزری۔ علاقہ شہر سوس، ایران۔ دعویٰ ۷۰۱ھ (۱۳۰۱ء)۔ دعویٰ مہدی

۱۲...... عبدالعزیز۔ علاقہ طرابلس۔ دعویٰ ۷۱۷ھ (۱۳۱۸-۱۳۱۷ء)۔ دعویٰ مہدی

۱۳...... عباس۔ علاقہ مراکش۔ دعویٰ آٹھویں صدی ہجری اور چودھویں صدی عیسوی کے آخر میں۔ دعویٰ مہدی۔

۱۴...... سید محمد نور بخش۔ علاقہ جونپور، ہندوستان۔ دعویٰ مہدی موعود۔ وفات ۸۶۹ھ (۱۴۶۵ء)۔

۱۵...... ادریس رومی۔ علاقہ ترکی۔ دعویٰ ۸۳۶ھ (۱۴۸۱ء) اور ۹۱۸ھ (۱۵۱۲ء) کے درمیان۔ دعویٰ مہدویت۔ دعویٰ کے چند دن بعد دعویٰ سے رجوع کرلیا۔

۱۶...... سید محمد جونپوریؒ۔ علاقہ جونپور ہندوستان۔ ولادت ۸۴۷ھ (۱۴۴۳ء)۔ وفات ۹۱۰ھ (۱۵۰۵ء)۔ دعویٰ ۹۰۱ھ (۱۴۹۵ء)۔ دعویٰ مہدی۔

۱۷...... عبداللہ نیازیؒ۔ علاقہ سرہند ہندوستان۔ ولادت ۹۱۰ھ (۱۵۰۴ء)۔ وفات ۱۰۰۱ھ (۱۵۹۲ء)۔ دعویٰ مہدی۔

۱۸...... احمد بن علی محیرثی۔ علاقہ یمن۔ دعویٰ ۱۰۵۰ھ (۱۶۴۰ء)۔ دعویٰ مہدی منتظر۔

۱۹...... محمد بن مہدی علاقہ ازمک نزد کوہ شہر زور وفات ۱۰۷۰ھ (۱۶۶۰ء) دعویٰ مہدی۔ دعویٰ کے بعد گرفتار کئے گئے اور عقائد سے توبہ کرلی۔

۲۰...... محمد بن عبداللہ کرد، علاقہ کوہ عمادیہ کردستان۔ اپنے لڑکے کو مہدی آخر زماں قرار دے کر ان کی طرف سے بیعت لی۔ دعویٰ ۱۰۷۵ھ (۶۵-۱۶۶۴ء)۔ بعد میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوگئے۔

۲۱...... علی محمد باب۔ علاقہ شیراز۔ ولادت ۱۲۳۵ھ (۱۸۱۹ء)۔ دعویٰ ۱۲۶۴ھ (۱۸۴۸ء)۔ قتل ۱۲۶۶ھ (۱۸۵۰ء)۔ دعویٰ مہدی موعود۔

۲۲...... محمد احمد سوڈانی۔ علاقہ سوڈان۔ ولادت ۱۲۶۰ھ (۱۸۴۴ء)۔ دعویٰ ۱۲۹۸ھ (۱۸۸۱ء)۔ وفات ۱۳۰۲ھ (۱۸۸۵ء)

۲۳...... احمد۔ علاقہ کردستان۔ دعویٰ ۱۳۴۸ھ (۱۹۲۹ء)۔ دعویٰ مہدی۔

۲۴...... ایک نامعلوم ترک۔ علاقہ اناطولیہ ترکی۔ دعویٰ ۱۳۵۰ھ (۱۹۳۱ء)۔ دعویٰ مہدی۔

۲۵...... محمد بن عبداللہ جہینی۔ علاقہ مکہ معظمہ۔ دعویٰ ۱۴۰۰ھ (۱۹۷۹ء) قتل ۱۴۰۰ھ (۱۹۸۰ء)۔ دعویٰ مہدی موعود۔

ہمارا حاصل مطالعہ یہ رہا کہ ان ۲۵ مدعیان میں سے ۲۲ کے متعلق ہم قطعیت سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے وقت میں ان کے مقام سے رمضان کی مقرر کردہ تاریخوں میں گرہن نظر نہیں آسکتے تھے اور باقی تین کے لئے ہماری معلومات کافی نہیں ہیں کہ ہم قطعی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ یہ تین مدعیان حسب ذیل ہیں:

☆...... مدعی احمد بن الکیال بانی فرقہ کیالیہ۔ علاقہ بلخ۔ دعویٰ ۱۴۸ھ کے بعد (کتنا بعد معلوم نہیں ہے) دعویٰ القائم۔

۱۴۹ھ (۷۶۶ء) میں ان کے مقام سے دونوں گرہنوں کا رمضان کی مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آنا ممکن تھا لیکن ان کا سنہ دعویٰ قطعی طور پر معلوم نہیں ہے۔ لہذا قطعیت سے نہیں کہا جاسکتا کہ گرہن ان کے دعویٰ کے بعد نظر آئے۔

☆...... مدعی احمد بن عبداللہ ملثم۔ مقام قاہرہ۔ سن دعویٰ ۶۸۹ھ (۱۲۹۰ء)۔ دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں میں ان کے دعویٰ کے چالیس سال بعد ۷۳۰ھ (۱۳۳۰ء) میں نظر آسکتے تھے۔ اس وقت وہ زندہ بھی تھے لیکن دعویٰ کے معاً بعد وہ قید خانہ میں ڈال دئے گئے تھے جہاں کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے تائب ہو کر اعلان کیا کہ میں مہدی موعود نہیں صرف مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہوں۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ جب گرہن ہوئے تو وہ اپنے دعویٰ مہدی موعود پر قائم نہ تھے۔

☆...... مدعی عبدالعزیز۔ مقام طرابلس (Tripoli)۔ سن دعویٰ ۷۱۷ھ (۱۳۱۸-۱۳۱۷ء) دعویٰ کے ۱۳ سال بعد دونوں گرہن رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ لیکن اس مدعی کے ساتھ یہ نوٹ ہے کہ فوج نے انہیں نہایت ذلت سے قتل کر دیا۔ اور ان کی جماعت کو بھی برباد کر دیا۔ ان کے قتل کا سنہ معلوم نہیں لہذا ممکن ہے کہ جس وقت گرہن ہو رہے تھے تو وہ زندہ نہ ہوں۔

الغرض ان ۲۵ مدعیان میں سے کسی کے بارے میں بھی ہم قطعیت سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے دعویٰ کی حالت میں، ان کی زندگی میں، ان کے مقام پر، ۱۳ر رمضان کو چاند گرہن ہوا اور اسی مہینہ کی ۲۸ر رمضان کو سورج گرہن ہوا۔ علاوہ ازیں بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی بھی مدعی کے بارہ میں ہمیں یہ خبر نہیں ملتی کہ انہوں نے چاند گرہن، سورج گرہن کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا تھا۔

حضرت سید محمد صاحب جونپوریؒ کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ ان کی ولادت ۸۴۷ھ میں ہوئی۔ دعویٰ مہدی ۹۰۱ھ میں کیا اور وفات ۹۱۰ھ میں ہوئی۔ دعویٰ سے قبل ۸۶۴ھ میں جب کہ ان کی عمر ۱۷ سال تھی دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں جونپور میں ہوئے تھے لیکن تاریخیں ۱۴ اور ۲۸ تھیں۔

دعویٰ کے بعد ان کی وفات سے ایک سال قبل دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں ہوئے لیکن صرف چاند گرہن ۱۳ر رمضان کو جونپور سے نظر آسکتا تھا۔ سورج گرہن جونپور میں نظر نہیں آسکتا تھا۔ اور نہ انہوں نے ان گرہنوں کو اپنے دعویٰ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا۔ حضرت سید محمد صاحب جونپوری نوویں صدی ہجری کے مجدد تھے لیکن مہدی آخر زمان نہیں تھے جن کے لئے چاند گرہن سورج گرہن کے نشان بتائے گئے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ خسوف کسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہئے اور یہ صرف اس صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مومنوں کو چاہئے کہ لغو مذاق کی مجلس کو بھی پسند نہ کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف آپ کا سفر آسان ہو تو خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں

صبر ہو اور حق کے ساتھ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ صبر رائیگاں جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۴/ اپریل ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۴/ شہادت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

وَ قَد نَزَّلَ عَلَيكُمْ فِى الكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدواْ مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِى حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ . اِنَّكُمْ اِذاً مِّثْلُهُمْ . اِنّ اللّٰهَ جَامِعُ المُنَافِقِيْنَ وَالكٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيْعاً۔ (سورۃ النساء آیت ۱۴۱)

اسی مضمون کی دوسری آیت بھی ہے جو سورۃ الانعام سے لی گئی ہے وہ بھی میں اسی تعلق میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُونَ فِى آيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُواْ فِى حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ. وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ القَومِ الظّٰلِمِيْنَ. وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَىءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ۔ (الانعام آیات ۶۹، ۷۰)

ان آیات کا جو سادہ ترجمہ ہے اس ترجمے سے مجھے اختلاف ہے جس کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں اور اس اختلاف کی بناء کیا ہے لغت عربی کے لحاظ سے جو قرآن کریم کے علماء نے بیان کی ہے اور بہت سی احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات جو میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عام مروّجہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ مروّجہ ترجمہ یہ ہے (اس کا وہ حصہ جو میرے نزدیک درست نہیں ہے میں آپ کو بعد میں سمجھاؤں گا)۔

وَ قَد نَزَّلَ عَلَيكُمْ فِى الكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيٰتِ اللّٰه، الکتاب یعنی قرآن کریم میں بہت تاکید کے ساتھ یہ بات بیان ہوئی ہے وَ قَد نَزَّلَ بہت تاکید کے ساتھ یہ بات بیان ہو چکی ہے اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار سنو یعنی بعض گروہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں وَ يُسْتَهْزَأُ بِهَا اور ان آیات سے تمسخر کرتے ہیں۔ ان سے تمسخر کیا جاتا ہے بعض لوگوں کی طرف سے فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ تو ہرگز ان کے ساتھ نہیں بیٹھنا۔ اب اگلا حصہ ہے جو اختلافی معنے رکھ رہا ہے حَتّٰى يَخُوضُوا فِى حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں محو ہو جائیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی گروہ ہے اس میں صاف واضح ہے کہ ایک گروہ ہے جو انتہائی بدبخت ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیات جس میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور برگزیدہ بندے بھی شامل ہیں ان پر مذاق اڑانا انہوں نے پیشہ بنا رکھا ہے۔ ایسے لوگ جو ہیں کیا کوئی پسند کرے گا کہ بار بار جا کے دیکھے۔ اس مجلس میں جانے کی ضرورت کیا ہے جہاں سے ایک دفعہ اپنا دل اور سب کچھ اٹھا لیا۔ کیا کوئی انسان تصور کر سکتا ہے کہ ان بدبختوں کی مجلس میں بار بار جا کے دیکھے کہ اب کچھ اور بات تو نہیں کر رہے اگر اور بات کر رہے ہیں تو وہاں بیٹھ جائیں۔ یہ جو منظر ہے یہ اس آیت کے عام سادہ ترجمے سے ابھرتا ہے کیونکہ حَتّٰى يَخُوضُوا فِى حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ میں حَتّٰى کا معنی یہ لیا گیا ہے کہ یہاں تک کہ وہ دوسری بات شروع کر دیں تو جب بیٹھ کے آدمی اٹھ ہی جائے گا تو اس کو کیا پتہ چلے گا۔

میں جو مضمون بیان کرنا چاہتا ہوں وہاں حَتّٰى کا معنی Even کے معنوں میں ہے خواہ ایسے بدبخت لوگ دوسری باتیں بھی کریں تب بھی ہرگز ان کی مجلس میں نہیں جانا۔ اگر ایسا کرو گے تو تم ان جیسے ہو جاؤ گے۔ اس معنے کو عموماً اس لئے اختیار نہیں کیا جاتا کہ یہ معنی شاذ کے طور پر حَتّٰى میں استعمال ہوتا ہے اور اہل لغت جیسے حضرت امام راغب ہیں انہوں نے بڑی وضاحت سے اس کا محاورہ اہل عرب کے بیان کے مطابق بیان فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں حَتّٰى کی مثال اَكَلْتُ السَّمْكَةُ حَتّٰى رَأسَهَا میں نے مچھلی کھائی یہاں تک کہ سر بھی کھا لیا "Even her head" یہ معنے ہیں۔ یہاں تک کہ مچھلی پوری کھائی، یہاں تک کہ سر بھی نہیں چھوڑا۔ پس اگر یہ لوگ دوسری بات میں بھی مبتلا ہو جائیں، گفتگو میں مصروف ہو جائیں تب بھی ان کے قریب نہیں جانا کیونکہ یہ بدبختوں کا گروہ ہے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسے گروہ میں جا کے بیٹھے اور موقعوں کی تلاش میں رہے کہ کب یہ کوئی اور بات کریں اور مجھے وہاں بیٹھنا نصیب ہو جائے۔ ناممکن ہے کہ کوئی شخص جو دین کی غیرت رکھتا ہو اس گروہ کی طرف جانے کا تصور بھی کرے۔

اِنَّكُمْ اِذاً مِّثْلُهُمْ یہ ہے آخر پر انذار کہ ان کی مجلس میں خواہ تم عام حالات میں جاؤ خواہ تم دوسری باتوں میں جاؤ جب بھی جاؤ گے اگر یہاں جا کے بیٹھنا تم نے شیوہ بنایا تو اُن جیسے ہو جاؤ گے، پھر تم میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اور یہاں بہت دلچسپ اس آیت کا اختتام ہے کہ وہ لوگ جو منافقت کرتے ہیں اور بظاہر یہ کہتے ہیں کہ جب ہم گئے تھے تو ایسی باتیں نہیں کر رہے تھے وہ بھی اور کافر جو کھلی کھلی بے حیائی کی باتیں کرتے ہیں فرمایا، اِنّ اللّٰهَ جَامِعُ المُنَافِقِيْنَ وَالكٰفِرِينَ فِى جَهَنَّمَ جَمِيْعاً ایسے لوگ جو کھلم کھلا خدا کے دین کا تمسخر اڑاتے ہیں وہ کافر ہیں اور ایسے لوگ جو ان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو بظاہر دینداروں میں شمار کرتے ہیں، دین والے لوگوں میں شمار کرتے ہیں فرمایا سارے اکٹھے جہنم میں پھینک دئے جائیں گے۔

دوسری آیت میں بھی یہی مضمون ہے جو میں نے بیان کیا ہے وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُونَ فِى آيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ اور جب تو دیکھتا ہے ایسے لوگوں کو جو ہماری آیات کے متعلق بے ہودہ کلام کرتے ہیں تو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ صاف مطلب ہے کہ ان کے پاس جا کے بیٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ان سے منہ پھیر لے، ان سے پیٹھ پھیر لے، ان کی مجلس میں جا بھی نہ حَتّٰى يَخُوضُواْ فِى حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ یہاں تک کہ وہ کوئی کلام بھی کریں تب بھی ان کی مجلس میں نہیں جانا وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ اگر بھول کے ایک دفعہ ایسا واقعہ ہو چکا ہو، شیطان نے تمہیں ان کی مجلس میں پہنچایا ہو وہاں ایسی بے ہودہ باتیں ہو رہی ہوں تو وہ ایک ہی دفعہ ہو گا اس کے بعد پھر اس کا اعادہ نہ ہو۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ القَومِ الظّٰلِمِيْنَ یہ ذِکْریٰ جو آچکی ہے، یہ نصیحت اس کے بعد پھر کبھی آئندہ ان لوگوں کے پاس نہیں جانا۔ اگر ایک دفعہ بھی حادثۃً، لاعلمی میں تم چلے گئے اور وہاں یہ بیہودہ باتیں ہو رہی تھیں تو اٹھ کھڑے ہو اور یہ پہلا واقعہ شیطان کے بھلانے کے نتیجے میں ہوا ہے۔ تمہارے علم کا نہ ہونا گویا شیطان کی طرف منسوب ہوا ہے۔ لیکن جب یہ کھلی کھلی نصیحت آجائے پھر کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ہرگز ان کے قریب نہیں آنا خواہ وہ کوئی دوسری باتیں ہی کر رہے ہوں۔ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَىءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُون، ان کا حساب اللہ پر ہے۔ متقیوں کو ان پر چھوڑ دینا

چاہیۓ اور اپنے حساب کی فکر کرنی چاہیۓ۔ پھر فرمایا وَلٰکِنْ ذِکْرٰی لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْن یہ نصیحت ہے، بہت بڑی نصیحت ہے تا کہ لوگ تقویٰ اختیار کریں ورنہ آہستہ آہستہ اچھے لوگ بھی جب بے غیرتی کا نمونہ دکھائیں تو رفتہ رفتہ گندے لوگ بن جایا کرتے ہیں کبھی بھی ایک مقام پر پھر نہیں ٹھہرتے۔ ایک دو دفعہ باتیں سنیں، مذاق سنے، برداشت کر لیا کبھی ہنسی بھی آگئی اور پھر چسکا پڑ گیا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ لوگ پھر ان میں شامل نہ ہو جائیں۔

اب پہلا مسئلہ تو یہی ہے غیرت اور حمیت کا فقدان ہے۔ تو جو شخص گوارا کرتا ہے ایسے لوگوں کو کہ جو بے حیائی کی باتوں کا اڈہ بنائے ہوئے ہیں ان میں جانے میں اس کی کوئی حمیت، کوئی غیرت مانع نہیں ہوتی تو لازماً فطرتاً یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے دل میں کوئی چور ہے، کوئی بے حیائی کا مرکز ہے، کوئی بے غیرتی کا مرکز ہے ورنہ ناممکن ہے کہ وہاں جا کے چسکے لیں۔ **جہاں پھبتیاں اڑائی جا رہی ہوں خدا اور خدا کے پیاروں پر، وہاں جا کے بیٹھنے کا سوال کیسے اٹھ سکتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نفس میں، اپنے دل میں بے حیائی اور بے غیرتی کا کوئی مرکز موجود ہے۔** اسے تم بظاہر چھپا رہے ہو لیکن جاتے ہو تو اسی مقصد کے لئے جاتے ہو کہ ایسی باتیں سنو۔ لیکن ایسے لوگوں کے لئے ایک کسوٹی ہے وہ اسے استعمال کر لیں تو ان کو بے غیرتی اور بے حیائی کا صاف علم ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص کے ماں باپ کے خلاف کوئی بے حیائی اور بد کلامی کی باتیں کرتا ہے اور منہ پھٹ ہے، بکواس کرتا ہے اس کی ماں یا اس کے باپ پر، کیا وہ سوچ سکتا ہے کہ وہ بار بار وہاں جائے اور دیکھے کہ اب کوئی اور باتیں تو نہیں کر رہا۔ میرے ماں باپ کے خلاف تو بکواس کرتا ہی ہے مگر شاید اب نہ کر رہا ہو۔ انسانی فطرت کے خلاف ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو یہ سارے منافقین اس حوالے سے اپنے آپ کو پہچان سکتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کے لئے تو یہ غیرت اور محمدؐ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دین کے لئے وہ غیرت؟ یہ منافقت ہے اس لئے کسی شخص سے یہ بات ڈھکی چھپی رہ نہیں سکتی۔ ضرور وہ اپنے نفس کو پہچان سکتا ہے اگر اسی صورت کو اپنے ماں باپ کے معاملے پر چسپاں کر کے دیکھے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ تو بہت دور کی بات ہے **مومنوں کو تو چاہیئے کہ لغو مذاق کی مجلس کو بھی پسند نہ کریں خواہ وہ خدا اور رسول کے خلاف نہ بھی ہو۔** اللہ کے سادہ پاک بندوں کے متعلق ہو ان کے اندر کوئی کمزوریاں ہوں اور کوئی شخص اپنی بڑائی کی خاطر ان کی کمزوریاں دکھا دکھا کر اس پر لطیفے گھڑ رہا ہو۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں بظاہر دین کے خلاف نہیں کہتے مگر میرے دل میں تو ان کے خلاف ایسی ہی منافرت پیدا ہوتی ہے کہ سوائے اس کے کہ مجبوراً ان کو سلام علیک کہنا پڑے وہ ہماری مجلس میں آجاتے ہیں تو ان کو نکالا نہیں جا سکتا مگر میں کبھی ان لوگوں کی مجلس میں جا کے نہ بیٹھوں۔ پس جا کے بیٹھنے والا مقصد جہاں تک ہے وہ تو ان کی مجلس کو بھی میں پسند نہیں کرتا۔

کئی دفعہ میں نے اپنے بچوں کو نصیحت کی ہے کہ ایسے آنے والے اگر تمہارے گھر جا کے ایسا اڈہ لگائیں تو تمہاری غیرت کا تقاضا ہے یا شرافت کا، حیاء کا تقاضا ہے کہ کہہ دو کہ ہمارے گھر ایسی باتیں نہ کریں۔ اگرچہ ہم آپ کے ہاں نہیں گئے اس حد تو ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کی مگر آپ یہاں ایسی باتیں نہ کریں ہمیں پسند نہیں ہیں۔ پھر ملنا جلنا بے شک رکھیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے ملنا جلنا ممکن ہے مگر بعض شرائط کے ساتھ۔ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ میں یہ مضمون پھر ہو گا کہ سوائے اس کے کہ اور باتیں شروع کر دیں۔ اب میں اس تعلق میں آنحضرت ﷺ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو خود اپنا مضمون کھول رہے ہیں، بالکل ظاہر و باہر ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح میں کتاب الآداب میں ایک حدیث درج ہے جو ابی موسی سے ہے۔ ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "نیک اور برے ہم نشین کی مثال کستوری رکھنے والے اور دھونکنی چلانے والے کی ہے۔ کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کچھ دے گا یا تُو اس سے کچھ خریدے گا"۔ اب یا تو تجھے کچھ دے گا یا اس سے تو خریدے گا یہ ایسی مزے دار بات ہے کہ اُس زمانے کی تجارت میں بھی یہ اطلاق پاتی تھی اور آج کل بھی پاتی ہے۔ بہت سی خوشبوؤں کی دوکانیں ہیں جہاں ہم جاتے ہیں تو کوئی کھڑا ہوا وہاں تھوڑی سی خوشبو آپ کے اوپر پھیلا دیتا ہے۔ وہ خوشبو جو آپ کے اوپر ڈالتا ہے یہ بتانے کی خاطر کہ ہمارے پاس ایسی اچھی خوشبوئیں ہیں۔ پسند ہو تو یہ لے لو۔ تو یہ عجیب بات ہے یہ انسانی فطرت ہے جو نہیں بدلتی۔ خوشبو والا پھیلاتا ہے بدبو والا نہیں پھیلاتا۔ بدبو والا تو اس کو چھپاتا ہے۔ اگر وہ نیک فطرت ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ اس سے بدبو آرہی ہو تو کوئی اس کے قریب آجائے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کیسی پیاری بات کہی ہے جو ہمیشہ سے انسانی فطرت سے تعلق رکھنے والی ہے۔ کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کچھ دے گا یا تُو اس سے کچھ خریدے گا۔ کوئی بہت ہی کنجوس ہو تو کچھ بھی نہیں دیتا مگر اس سے لوگ خریدتے تو ہیں نا۔ یا پھر کم از کم تجھے عمدہ خوشبو تو آئے گی ہی۔ یہ تو ہو گا کہ تمہیں کچھ دیر کے لئے خوشبو کا مزہ آجائے اور ہو سکتا ہے کپڑوں میں بھی رچ بس جائے۔ لیکن دھونکنی چلانے والا یا تیرے کپڑے جلائے گا جو آگ کو تیز کر رہا ہو دھونکنی چلا کے یا وہ تیرے کپڑوں کو جلائے گا یا پھر تو اس سے بدبو ہی پائے گا۔ کیونکہ دھواں پھیل رہا ہے، منہ گندہ ہو رہا ہے، جسم کالا ہو رہا ہے اور اس کی بدبو بھی اٹھتی ہے بڑی سخت۔ تو فرمایا ایسے لوگوں سے پرہیز کر۔ جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ گندے لوگ ہیں ان کے پاس جا کر تجھے کبھی کوئی فائدہ نصیب نہیں ہو سکتا لیکن جو نیک لوگ ہیں ان کے پاس جاؤ تو تمہیں ضرور فائدہ پہنچے گا۔ اس حدیث کی روشنی میں اس آیت کا وہ ترجمہ جو معروف ہے وہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ قطعیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ برے لوگوں کی صحبت کا تصور بھی نہ کرو، جاؤ ہی نہ وہاں تمہیں ضرور نقصان پہنچے گا۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں یہ ترمذی باب الزھد سے لی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے، کتنی سادہ سی بات اور کتنی اہم ہے ایک انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر اس کا بے ہودہ لوگوں کی مجلس میں آنا جانا ہے تو خواہ لاکھ بہانہ بنائے کہ میرے ہوتے ہوئے اس نے ایسی بات نہیں کی، کیونکہ یہ نفس کا بہانہ ہے ایسے شخص کی مجلس کسی کو پسند ہی نہیں آنی چاہیۓ اگر وہ جاتا ہے تو عذر تراشی ہے اس کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بات سچی ہے کہ تم جب دوست بناؤ تو غور کر کے دیکھو اچھا دوست بناؤ جس کے متعلق کبھی بھی بدی کی کوئی شکایت نہ ہو۔

اچھے لوگ عرف عام میں پہچانے جاتے ہیں۔ جو اچھا انسان ہو اچھے لوگوں کی مجلس پسند کرتا ہے، جو برا اور یاوہ گو ہو وہ برے اور یاوہ گو لوگوں کی مجلس کو پسند کرتا ہے۔ تو اس طرح اپنی مجالس کا انتخاب کریں۔ **اگر آپ پاک لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں گے اچھے لوگوں کی باتیں پسند آئیں گی تو آپ کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں آپ کو اپنا قرب عطا کرے گا اور آپ کی جو سلوک کی راہیں ہیں وہ آسان فرما دے گا اور اگر اس کے برعکس نمونہ دکھانا ہے تو پھر جو لوگ دکھا چکے ہیں ان کو تو ہم نے مزید نحوستوں کا شکار ہی ہوتے دیکھا ہے۔** شروع میں ان کی منافقت نے پردے ڈالے رکھے آخر ان کے چہرے بے نقاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ پھر کبھی بھی ان کو چھوڑتا نہیں۔ اس لئے ایک نصیحت ہے جن لوگوں پر بھی اطلاق پاتی ہے ان کو سوچنا اور سمجھنا چاہیۓ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بے ہودہ سرائی اور بکواس کرنے والوں کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رد عمل کیا تھا۔ یہ آپ کے الفاظ میں آپ کو سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ یہ عربی سے ترجمہ ہے۔ "عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ ﷺ کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعے ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دلآزار طعن و تشنیع نے" یعنی دل کو دکھانے والے طعن و تشنیع نے "جو حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں"۔

یہ بظاہر ایک مبالغہ لگ رہا ہے لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے یہ دو باتیں پیش ہوتیں کہ یا یہ سب کچھ ہو جائے گا یا تم یہ پسند کرو گے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بکواس کی جائے۔ اس تقابل کی صورت میں لازماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی ردعمل ہونا تھا۔ اس لئے کوئی احمق اس کو مبالغہ نہ سمجھے۔ اگر کسی کو کہا جائے یہ سب کچھ کر دیا جائے گا اب رسول اللہ ﷺ کے خلاف گستاخی کو قبول کرو وہ کہے گا ہرگز نہیں کروں گا۔ جتنے شہداء ہیں ان کی شہادت کے پیچھے یہی جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں ایک صحابی جو قید کیا گیا اس کی گردن اڑانے سے پہلے اس سے یہی سوال کیا گیا کہ کیا تم پسند کرو گے کہ تمہاری گردن چھوڑ دی جائے اور تمہاری جگہ محمد رسول اللہ ﷺ کو کوئی گزند پہنچے۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ میری گردن چھوڑ دی جائے اور محمدؐ رسول اللہ کو مدینے کی گلیوں میں کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔ کتنا عظیم الشان عشق ہے، کیسی دل کی صفائی اور پاکیزگی ہے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ اگر وہ صحابی حضور اکرم ﷺ سے یہ عشق رکھتا تھا تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو عشق کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے ان کا تصور کریں کہ ان کے دل کا کیا حال ہوگا۔ پس ہرگز اس تحریر میں ایک ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کے سنائی ہے۔

یہ مقام عشق اپنی جگہ، یہ غیرت اپنی جگہ لیکن اس کے باوجود جب اپنی ذات کے خلاف لوگ باتیں کرتے تھے ان کو برداشت کرتے تھے ان میں بڑا حلم دکھاتے تھے۔ کئی لوگ وہاں آکر سامنے کھلم کھلا گالیاں دیتے تھے مگر اپنے صحابہ کو روک دیا کرتے تھے کچھ نہیں کہنا۔ اور جہاں بھی جوابی کارروائی کی ہے وہاں آپ حیران ہونگے یہ دیکھ کر کہ اللہ اور رسول کے خلاف جب بھی کسی لکھنے والے نے بدتمیزی کی ہے تو اس کے جواب میں آپ کی سختی ہے۔ اس کے سوا کہیں کوئی سختی نظر نہیں آتی۔ ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت ہے، سیرت طیبہ کے نام سے، اس میں ایک اسی قسم کا واقعہ لکھتے ہیں جو بڑا دلچسپ ہے۔

فرماتے ہیں، 'قادیان میں ایک صاحب محمد عبداللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو مختلف قسم کے نظاروں کی تصویریں دکھا کر پیٹ پالا کرتے تھے'۔ سلائیڈز ہوتی ہیں ناں جس طرح دکھانے والی وہ جگہ جگہ اڈہ بنایا یہی ان کا گزارہ تھا 'مگر جوش اور غصے میں بعض اوقات توازن کھو بیٹھتے تھے'۔ ان کی طبیعت ایسی تھی اتنا جوش آتا تھا، اتنا غصہ آتا تھا اپنی مرضی کے خلاف بات کا کہ پھر برداشت ناممکن ہو جاتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے اس کو یہاں بیان فرمایا ہے مگر دوسری جگہ جو تفاصیل ملتی ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بہت ہی گندی باتیں کی گئی ہیں۔ اور وہاں بھی جو صحابہ تھے وہ برداشت نہیں کر سکے اور جواب میں بعض دفعہ گندی بات استعمال کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ناپسند فرمایا کہ ہرگز تمہارے لئے زیبا نہیں تھا کہ تم اس کلام کو اپنے منہ سے نکالتے۔ تو یہی صاحب ہیں عبداللہ صاحبؒ، جن کا ذکر میں اب کر رہا ہوں کہ ایک دفعہ کسی نے بیان کیا کہ بڑی سخت زبانی کی ہے اور گالیاں دی ہیں۔ پروفیسر صاحب کو اتنا غصہ آیا کہ کھڑے ہو کر کہا اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ تم جو باتیں بیان کر رہے ہو تمہیں شرم نہیں آئی تم نے کچھ نہیں کیا اس کا۔ میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے ساختہ فرمایا نہیں نہیں ایسا نہیں چاہئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے۔ تو دیکھئے کتنی گندی باتیں جن کو قلم برداشت نہیں کر سکتا کہ لکھے اور زبان پسند نہیں کرتی کہ ان کا کوئی حرف نوک زبان پر آنے دے۔ فرمایا ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اب پروفیسر صاحب مخلص بھی تھے اور آپے سے باہر ہونے کے بھی عادی تھے اس موقعہ پر ان کو بڑا جوش آیا۔ غصے میں آپے سے باہر ہو گئے اور جوش کے ساتھ بولے واہ صاحب واہ! یہ کیا بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے جوش میں کہہ رہے ہیں واہ صاحب واہ۔ یہ کیا بات ہے آپ کے پیر کو کوئی شخص برا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعے اسے جہنم تک پہنچانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں مگر ہمیں فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کو ہمارے سامنے گالی دے تو ہم صبر کریں۔ کیا بات ہے۔ کیسی عمدہ مثال ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے لئے ہرگز پسند نہیں فرماتے تھے مگر آپ کے غلاموں نے آپ کو دیکھا ہوا تھا اپنے آقاؐ کے بارے میں آپ کا کیا سلوک تھا۔ پس وہ تو آپؑ کو اپنا آقا ہی سمجھتے تھے اور جانتے تھے اور ایمان رکھتے تھے اس لئے ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ آپؑ کے خلاف کوئی کسی قسم کی بیہودہ سرائی کی جائے لیکن اس کے باوجود صبر کی تعلیم اپنی جگہ ہے۔ یہ ایک ایسے شخص کی مثال ہے جس کو حلم کا خلق نصیب نہیں تھا اتنا۔ میں جو یہ باتیں بیان کر رہا ہوں تو جماعت کو یہ سمجھانے کے لئے کہ ہمارا واسطہ دنیا میں ہر قسم کے گندے لوگوں سے پڑتا ہے۔ پاکستان سے آئے دن ایسی خبریں ملتی رہتی ہیں کہ کسی جگہ کسی نے بہت بدکلامی سے کام لیا، اتنی بدکلامی کی کہ دل برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی یہ مثالیں دے دے اور کہے کہ ہم نے بھی تو اس موقع پر اسی طرح کیا تھا کہ آپے سے باہر ہو گئے تو یہ درست نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی رسول اللہ کے دشمنوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کبھی بدکلامی کرنے والوں کے خلاف جو جوابی کارروائی کی ہے وہ اسی حد تک رکھی ہے جس حد تک اس کی بدکلامی کا تقاضا تھا اور حتی المقدور بدکلامی سے پرہیز کیا ہے مگر کہیں کہیں جوش میں ایسے کلمے نکل گئے ہیں جسے آج تک مُلّاں لوگ اچھالے پھرتے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو وہ چند کلمات اس وقت کہے جبکہ ایک شخص نے بے انتہا بدتمیزی، بے حیائی اور گند اچھالنے سے کام لیا ہے کہ آپ کو اگر اس کی مثالیں دی جائیں تو غم سے آپ کا دل پھٹ جائے گا۔ یہ ساری باتیں آپ سنتے تھے مگر ایک واقعہ آپ نہیں بتا سکتے کہ آپ نے ان کے جواب میں کسی کو پتھر مارا ہو، کسی کے اوپر کوئی حملہ کر دیا ہو۔ اور یہ بابا فلاسفر جو تھے یہ عبداللہ صاحب، آپ ان کے مرید نہیں ہیں، مسیح موعود علیہ السلام کے مرید ہیں۔ ان کا ایک رنگ تھا اپنی غیرت کے اظہار کا وہ کر دکھایا انہوں نے مگر جماعت کو سبق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے لینا چاہئے۔ عمل یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں کبھی بھی نہیں آپ بیٹھے۔ کبھی ایسے لوگوں کی صحبت کو اختیار نہیں فرمایا اور یہی قرآنی تعلیم ہے۔

پس قرآنی تعلیم جو آپ کے سامنے رکھی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ جب ایسے لوگ بے ہودہ سرائی کریں تو پتھر اٹھاؤ اور ان کے سر پھاڑ دو۔ فرمایا کہ اٹھ جایا کرو پھر دوبارہ ان کے پاس جانے کا تصور بھی نہ کرو۔ پس آپ کو یہ تعلیم ہے کہ ایسے لوگوں سے قطع تعلقی مستقل رکھیں اور کبھی سوچیں بھی نہ کہ آپ ان بدبختوں کی صحبت میں بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن عملاً جبر سے کام نہیں لینا عملاً کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو قرآن کریم کی اس آیت، اسوۂ حضرت رسول اللہ ﷺ اور اسوۂ مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ہو۔

اب مجھے جو فکر رہتی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان میں بہت ہی بدگوئی کی جاتی ہے آئے دن مجھے خطوں میں بعض اشارے ملتے ہیں کہ اس قسم کی بکواس کر رہے ہیں لوگ۔ اب مصیبت یہ ہے کہ ان کے پاس تو جاتا کوئی نہیں لیکن وہ گھروں پر، دیواروں پر گندگی لکھتے رہتے ہیں۔ اور یہ مولویوں کا شیوہ ہے یہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ کہاں تک یہ لوگ پہنچے ہیں۔ پرتگال میں جگہ جگہ ان خبیث مولویوں کے

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . *the worldclass fabric manufacturers*

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

ٹکٹس کے اوپر اشتہار لگے ہوئے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انجام یہاں ہوا تھا۔ اب اس کے تفصیلی جواب کا تو یہ موقع نہیں مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا جن بد بختوں سے رابطہ ہے یہ تو دوسرے تمام بد بختوں اور دہریوں سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص لیکھرام تھا جس کا آگے ذکر آئے گا اس نے اور اس کے ساتھی آریوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف بہت بکواس کی ہے۔ مگر اس حد تک نہیں گئے جس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن گئے اور ابھی تک اس پر قائم ہیں اور یہی سلسلہ ان کا جاری ہے۔

پاکستان میں احمدی گھروں کی دیواریں گندگی سے کالی کی گئی ہیں اور ان کے صبر کی آزمائش ہے تو ان لوگوں کو میں سمجھا رہا ہوں کہ آپ لوگ اگرچہ درست ہے کہ وہاں تک نہیں پہنچتے وہ آپ تک پہنچتے ہیں، کوئی چارہ نہیں، کوئی مفر نہیں ہے مگر اس قسم کی بے حیائیاں اور زیادتیاں خواہ وہ لوگ آپ تک آکے کریں تب بھی آپ کو برداشت کرنی ہونگی۔ اور یہ برداشت جو ہے یہ مذہبی غیرت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ برداشت مذہبی غیرت کے عین مطابق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور دیگر انبیاء پر اسی قسم کی بہتان تراشیاں کی گئیں اور ان کے گھروں تک پہنچ کے کی گئیں یعنی ایسے دشمن تھے جو رسول اللہ ﷺ کے گھر جاکر سخت بے ہودہ باتیں کرتے تھے تو اس لئے آپ رسول اللہ ﷺ سے افضل نہیں ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ ترین غلام ہیں۔ آپ کے گھروں تک پہنچ کر اگر کوئی **ایسی بے حیائی کی باتیں کرتا ہے تو لازماً آپ کو برداشت کرنی ہونگی اور اللہ سے گریہ وزاری کریں اِنَّمَا اَشْکُوا بَثِّی وَ حُزْنِی اِلَی اللّٰہ۔ وہ مثال پکڑیں کہ میں تو اپنا غم، اپنا دکھ صرف اللہ کے حضور پیش کرتا ہوں اور اس بات میں آپ کی فلاح ہے کیونکہ قرآن کریم اس بات کا ضامن ہے کہ اس قسم کی ایذاء رسانی میں سے ہر دکھ کے جواب میں اللہ تعالیٰ آپ کے درجے بڑھائے گا۔** پس میں آپ کو ایسے صبر کی تلقین نہیں کر رہا جس کے نتیجہ میں کچھ نہ ہو، صرف دکھ ہی دکھ ہو بلکہ ایسے صبر کو جو خدا قبول فرمالے بہت میٹھے پھل لگتے ہیں۔ اس صبر کو کوئی میٹھا پھل نہیں لگتا جو مجبوری اور بے اختیاری کا نام ہے۔ لیکن جہاں آپ سر پھوڑ سکتے ہوں اور نہ پھوڑیں وہ صبر ہے جو للہ ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کی بہترین جزاء دیتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا کی خاطر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزا نہ دے۔

پس پاکستان ہو یا دوسرے ایسے ممالک ان سب میں احمدیوں کو اس بات میں احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اگر انہوں نے ایک جگہ اپنا ردعمل دکھایا تو اسی کا مولوی انتظار کر رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کہیں احمدی مجبور ہو کے، بے اختیار ہو کے کسی کا سر پھوڑے تو ہم سارے پاکستان میں یا دوسرے ممالک میں ان کے سر پھوڑتے پھریں کہ انہوں نے ہمارا ایک سر پھوڑا تھا اس لئے ہم ان کے ہزار سر پھوڑیں گے۔ اور اس بات کو کوئی حکومت نہیں دیکھے گی کہ بے حیائی کس نے کی تھی، بدتمیزی کس نے کی تھی۔ کون ہے جس نے مجبور کر دیا تھا آپ کو۔ نہ عدالت دیکھے گی نہ حکومت کا کوئی کارندہ دیکھے گا۔ ایک دفعہ آپ کریں تو جوابی کارروائیاں ضرور ہونگی۔ تو آپ دیکھیں حکمت اور عقل کا تقاضا کیا ہے۔ کیا ایک شخص کا سر پھوڑنے کی خاطر آپ تمام احمدیوں پر ظلم ہوتا دیکھیں گے تو کیا اس ظلم میں آپ شریک نہیں ہو جائیں گے ؟۔ آپ کی وجہ سے اگر کسی معصوم کو دکھ دیا گیا، کسی کا گھر جلایا گیا تو آپ کا ضمیر آپ کو کیا کہے گا۔ اس لئے یہ تو برداشت ایسی ہے جو کرنی ہی کرنی ہے۔ اس کے سوا چارہ کوئی نہیں اور یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس برداشت کے نتیجے میں ہمارے درجات بلند فرمائے گا اور یہ صبر رائیگاں نہیں جائے گا۔

صبر تو ان کا بھی رائیگاں نہیں جاتا جو خدا کی خاطر ویسے صبر کرتے ہیں۔ دنیا کی خاطر بعض لوگ اپنی قوموں کی خاطر صبر کرتے ہیں اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ ان کا صبر بھی ضائع نہیں جایا کرتا۔ صبر کے اندر ایک صفت ہے جو جیتنے والی صفت ہے، غالب آنے والی صفت ہے۔ پس صبر کو کسی پہلو سے آپ دیکھیں تمام کا تمام خیر ہے۔ وہ زمانہ جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے زمانے ہی کی قسم کھائی ہے کہ گھاٹا کھانے والا ہے۔ علاج صبر۔ **پس ساری دنیا میں سارا انسان گھاٹے کھا رہا ہے لیکن صبر والے گھاٹا نہیں کھائیں گے۔ صبر ہو اور حق کے ساتھ ہو تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ صبر رائیگاں جائے گا اور اللہ کے نزدیک اس کی قیمت نہیں پڑے گی۔ پس آپ اپنے صبر کی قیمت وصول کریں اور وہی صبر ہے جو ایسے ممالک میں انقلاب برپا کرنے کا کام دے گا۔** اب آپ ان سے لڑلیں، کسی کا سر پھوڑ دیں، ہرگز کوئی روحانی انقلاب نہیں آئے گا لیکن **آپ صبر کریں تو خدا اس بات کا گواہ ہے کہ اس کے نتیجے میں روحانی انقلاب ضرور برپا ہو گا۔**

اب یہ آیات بڑی کثرت سے میرے سامنے ہیں قرآن کریم بھرا پڑا ہے ان آیات سے جن میں صبر کا پھل، جو للہ کیا جائے، ہمیشہ کامیابی اور کامرانی ہوا کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت کا حوالہ دیا ہے ساری دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے اگر خدا کے کچھ صبر کرنے والے بندے حق پر قائم ہوں اور صبر کریں اور صبر کی تلقین کریں۔ لیکن اس بات کو چھوڑ کر یعنی غصے سے جواب اس طرح دینا کہ خود انسان اپنے اوپر اختیار چھوڑ دے یا پتھر مارے کسی پر، کسی کو دکھ پہنچائے، چڑھ دوڑے کہ اچھا یہ وہ شخص ہے جو بدتمیزی کیا کرتا تھا میں اس کو مار کے چھوڑوں گا۔ یہ باتیں درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیرت کا یہ واقعہ پنڈت لیکھرام کے متعلق میں آپ کو سناتا ہوں اس سے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا مسلک خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فیروزپور سے قادیان آرہے تھے ان ایام میں حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم فیروزپور میں مقیم تھے اور اس تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں گئے ہوئے تھے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی بیٹی تھیں حضرت ام المومنینؓ۔ اور یہ جو حقوق ہیں آپس کے خاندانی تعلقات کے ان کی خاطر ان کے فیروزپور تعینات ہونے اور ایک اچھا گھر ملنے پر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ عرفانی صاحب کی یہ روایت ہے، خاکسار عرفانی جوان ایام میں محکمہ نہر میں امیدوار ضلعداری تھا اور رکھانوالہ میں حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار کے ساتھ رہ کر کام سیکھتا تھا۔ خاکسار عرفانی کو بھی فیروزپور جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب آپ وہاں سے واپس آئے تو میں رائے ونڈ تک ساتھ گیا۔ وہاں آپ نے ازراہ کرم فرمایا کہ تم ملازم تو ہو ہی نہیں چلو لاہور تک چلو۔ تم نے کون سا جلدی لوٹنا ہے کسی کام کے لئے۔ عصر کی نماز کا وقت تھا آپ نماز پڑھنے کے لئے تیار ہوئے اس وقت وہاں چبوترہ بنا ہوا کرتا تھا مگر آج کل وہاں ایک پلیٹ فارم ہے۔ میں پلیٹ فارم کی طرف گیا تو پنڈت لیکھرام جس کو آریہ مسافر کہا کرتے تھے یہ آریہ لوگ۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر جوان ایام میں پنڈت دیانند صاحب کی لائف لکھنے کے کام میں مصروف تھا۔ ان کی حیات کے متعلق بائیوگرافی لکھ رہا تھا۔ جالندھر جانے کو تھا کیونکہ وہ غالباً وہاں ہی کام کرتا تھا۔ مجھ سے اس نے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے حضرت اقدس کی تشریف آوری کا ذکر سنایا تو خدا جانے اس کے دل میں کیا آئی کہ بھاگا ہوا وہاں آیا۔ حضرت اقدس وضو کر رہے تھے۔ میں اس نظارے کو اب بھی گویا دیکھ رہا ہوں اس نے ہاتھ جوڑ کر آریوں کی طرح حضرت اقدس کو سلام کہا مگر حضرت نے یونہی آنکھ اٹھا کر سرسری طور پر دیکھا اور وضو کرنے میں مصروف رہے۔ اس نے سمجھا شاید سنا نہیں اس لئے اس نے پھر کہا۔ حضرت بدستور اپنے استغراق میں رہے۔ وہ کچھ دیر ٹھہر کر چلا گیا۔ کسی نے کہا کہ لیکھرام سلام کرتا تھا۔ لوگ اتنے مرعوب ہو جاتے ہیں ایسی ہستیوں سے ویسے بھی وہ دوڑا ہوا آیا تھا اور لوگوں کو خیال ہوا کہ یہ اخلاق کے خلاف ہے گویا کہ اس کی بات کا جواب نہ دینا۔ تو کسی نے کہا کہ لیکھرام سلام کرتا تھا۔ فرمایا اس نے آنحضرت ﷺ کی بڑی توہین کی ہے میرے ایمان کے خلاف ہے کہ میں اس کا سلام لوں۔ آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر تو حملے کرتا ہے اور مجھ کو سلام کرنے آیا ہے۔

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

اب آپ اپنے گرد و پیش نظر ڈال کر دیکھ لیں بعض ایسے بے غیرت لوگ ہیں کہ ان کو کوئی بے حیا، رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنے والا، دین پر حملے کرنے والا، خلفاء کی گستاخیاں کرنے والا، دین اسلام اور تمام مذاہب کے خلاف بدگو شخص، عزت سے کوئی چوہدری صاحب یا سلام کہہ دے، کسی معزز نام سے خطاب کرلے وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے کہ اس کے سامنے جھک جائیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اسوہ ہے تو اپنا فیصلہ خود کرلیں کہ کس شمار میں آئیں گے۔ مجھ کو سلام کرنے آیا ہے لعنت ہے ایسے سلام پر جو خدا اور اس کے رسول اور دین کے بزرگوں کے خلاف بکواس کرنے والے کا سلام ہو۔ اس سلام کو تو لعنت کے ساتھ لوٹانا چاہئے۔ ہرگز اس سلام پر خوش ہونا اور اپنے آپ پر فخر کرنا کہ فلاں صاحب نے ہمیں عزت سے یاد کیا ہے ایک حماقت کی حد ہے، دھوکہ بازی ہے، جھوٹ ہے اور اپنے نفس کی انا میں پڑ کر آپ اپنا دین کھودیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں 'مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کرلے'۔ مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنان خدا اور رسول سے موافقت کرتا رہا۔ پس جو شخص بھی شریروں کی مجلس کو قبول کرتا ہے اور اچھوں سے الگ رہتا ہے اس کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ زندگی میں چاہئے تھا کہ وہ تعلق کاٹ لے۔ مرنے کے بعد پھر وقت گزر جائے گا۔ پھر ان کا تعلق خدا سے جو اس دنیا میں کاٹا گیا ہمیشہ کے لئے کاٹا گیا اور آخرت میں پھر یہ تعلق جُڑ نہیں سکتا۔

فرماتے ہیں "جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرلے۔ نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچا دے، امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُم سُبُلَنَا" کہ وہ لوگ جو ہمارے رستوں پر چلتے ہیں یا وہی لوگ ہیں جو خدا کی خاطر غیروں سے تعلق کاٹ لیتے ہیں تو ان کا سفر خدا کی طرف ضرور شروع ہو جاتا ہے۔

یہی میں نے شروع میں آپ کو بتایا تھا کہ **اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف آپ کا سفر آسان ہو تو خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں اور جب خدا کی خاطر بعض لوگوں سے تعلق کاٹیں گے تو اللہ آپ سے بہت زیادہ تعلق رکھے گا۔** یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی کی خاطر کسی کو چھوڑا جائے اور وہ بھی منہ نہ لگائے۔

اب دنیا کے روزمرہ کے دستور میں آپ جانتے ہیں یہ ایک ایسی فطری حقیقت ہے جس کو تبدیل کیا ہی نہیں جاسکتا کوئی شخص بھی آپ کی خاطر کسی سے مخالفت لیتا ہے آپ لازماً اس کو گلے لگائیں گے اور پیار کریں گے تو اللہ کے متعلق سوچیں کہ اللہ جو سب سے زیادہ ان معنوں میں شکر ادا کرنے والا ہے اس نے اپنے شکر کے بھی رنگ رکھے ہیں۔ کوئی اللہ تعالیٰ کو شکر میں بھی شکست نہیں دے سکتا۔ جب وہ شکریہ ادا کرتا ہے تو کمال کر دیتا ہے۔ فرمایا، "وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُم سُبُلَنَا خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جُویا ہوا وہ آخر منزل مقصود تک پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے اور راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں"۔ کئی لوگ ہیں بے چارے ساری ساری رات جاگتے ہیں اور کچھ بھی نہیں بنتا۔ ہر دفعہ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ کثرت سے میرے پاس آتے ہیں یا خط لکھتے ہیں ان بے چاروں کو سمجھ نہیں آتی کہ ہوا کیا ہے، کریں کیا۔ امتحان میں جاتے ہی دماغ ماؤف ہو جاتا ہے، اچھا بھلا پڑھا لکھا بھی بھول جاتا ہے۔

ان کی حالت دیکھ کر ہم رحم کھا سکتے ہیں، تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا۔ ہم تو ایک امتحان کے طالب علم پر بھی رحم کرتے ہیں جس کی محنت ضائع جا رہی ہے مگر جو خدا کی طرف زور مار رہا ہو اس کا یہ امتحان ہے، اس کا یہ نصاب ہے۔ تو ہم لوگ تو کسی غیر طالب علم پر رحم کریں اور وہ اس پر رحم نہ کرے جو خدا تعالیٰ کی طرف جدوجہد کر رہا ہو، کوشش کر رہا ہو۔ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ پھر فرماتا ہے مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کہ جو شخص ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے اس کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے یعنی اس کو ان معنوں میں دیکھتا ہے کہ لازماً اس کو بے اجر نہیں رہنے دیتا۔ ایک ذرہ نیکی کا بھی بعض دفعہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ محاورے میں تو ہے کہ رائی کا پہاڑ بنا دیا انسان یہی کام کیا کرتا ہے مبالغہ آمیزی میں۔ ایک ہی ذات ہے وہ اللہ کی ذات ہے جو رائی کے بھی پہاڑ بنا دیا کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے کثرت سے واقعات ملتے ہیں کہ ایک انسان نے عمر بھر بدیوں میں ضائع کر دی اور ایک دن ایک چھوٹی سی نیکی کرنے کی ایسی توفیق ملی جو صرف اللہ کے لئے تھی۔ اور اس کے بعد پھر نیکیوں کے پہاڑ اس کے حق میں جمع کر دئے گئے۔ پس واقعۃً رائی کا پہاڑ بنتا ہے لیکن ان معنوں میں بنتا ہے۔ بندوں کے جھوٹ اور مبالغہ آمیزی سے پہاڑ بنے بھی تو بے معنی اور بے حقیقت ہوا کرتا ہے۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالب علم سالہا سال کی محنت اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں"۔ یہ بالکل درست ہے۔ ہزارہا طالب علم ہیں اب تو لاکھوں لاکھ ہونگے اور خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ میرے علم میں بھی ہیں ایسے لوگ، ایسے طالب علم جنہوں نے محض اس لئے خودکشی کی کہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور جاپان میں تو یہ عام سلسلہ ہے ناکامی ہوئی اور ساتھ ہی خودکشی ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں ہزارہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرہ بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی میں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا۔ یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے، وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے"۔

یہ جو موت کا تصور ہے اس کا یقینی ہونا یہ سب سے زیادہ آپ کو برائیوں سے دور کرنے اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ آپ نے سینکڑوں مرتے ہوئے دیکھے ہونگے یا اگر کسی کا دائرہ محدود ہے پندرہ بیس تیس ایسے لوگ تو اس نے ضرور دیکھے ہونگے کہ ان کے اندر گھروں میں پھرا کرتے تھے اچھی اچھی باتیں کیا کرتے تھے ان کے بزرگ بھی تھے یا ان کے گھروں میں آنے جانے والے لوگ تھے اب وہ کہاں گئے ہیں۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں جماعت انگلستان میں اگرچہ بہت برکت پڑی ہے کثرت سے لوگ باہر سے آئے ہیں مگر بہت پیارے پیارے چہرے ہیں، بہت نیک لوگ، مسجدوں میں آنے جانے والے، جماعتی کاموں میں آگے آگے وہ سب غائب ہو گئے۔

پس موت ایک اتنی یقینی حقیقت ہے کہ زندگی اتنی یقینی نہیں کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے یعنی زندگی ابھی وجود میں نہیں آئی کہ وہ مر گیا لیکن موت پر زندگی کو ان معنوں میں فتح نہیں کہ موت اٹل ہے اور زندگی اٹل نہیں ہے۔ زندگی کی لاکھوں قسمیں ہیں جو پنپنے سے پہلے ضائع ہو جاتی ہیں اور موت ان پر غالب آجاتی ہے۔ پس یہ موت کا جو پہلو ہے اس کو اگر آپ پیش نظر رکھیں تو اس وقت کا تصور کریں جب بالآخر خدا کو جان دینی ہے، جب دنیا چھوڑ کر جانا ہوگا تو پھر کس حسرت سے آپ دیکھیں گے اپنی طرف حسرت کے ساتھ دیکھنے والوں کو۔ وہ روئیں گے آپ کی مدح کے گیت بعد میں گاتے رہیں گے مگر آپ اس وقت جانتے ہونگے کہ آپ کی خاطر یہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ان کی تعریفیں بے کار جائیں گی، ان کا ذکر خیر، ان کی محافل، ان کی مجالس، ان کے چالیسویں سب بے معنی ہیں۔ جس نے جانا تھا وہ مرتے وقت جانتا ہے کہ میں ایک ایسے قادر مطلق خدا کی طرف جا رہا ہوں جس کو اس بات کی ادنیٰ بھی پروا نہیں ہوگی کہ میرے پیچھے لوگوں نے کیا واویلے کئے اور کیسے کیسے نوحے پڑھے۔ یہی دنیا کے چکر ہیں صرف، فلاں پیر مر گیا اس کے قُل ہو رہے ہیں اس پہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اس کی تعریف کے گن گائے جا رہے ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ جس جگہ وہ حاضر ہوا ہے وہاں ان چیزوں کی کوڑی کی بھی قدر نہیں۔ "آخر ایک دن مرنا ہے کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کی فکر میں نہیں لگ سکتے جہاں خسارہ کا نام و نشان ہی نہیں اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہوگا"۔

پس اس اقتباس کے ساتھ میں آج کا یہ خطبہ ختم کرتا ہوں۔ اس میں بہت سے پیغام ہیں جماعت کے نام اور ان کو مزید تفصیل سے کھولنے کی ضرورت کوئی نہیں جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ دیا اب اپنا حساب آپ خود رکھیں کیونکہ ہر ایک نے خود مرنا اور خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ ☆......☆......☆

جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا
(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

بقیہ نشان کسوف و خسوف از صفحہ نمبر ۴

رمضان میں دار قطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے۔ وہ میری سچائی کا نشان ہے۔

غرض صرف خسوف کسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے حق میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔"

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۹–۳۳۰)

پیشگوئی خسوف و کسوف کے پانچ اہم پہلو

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی جلسہ سالانہ ۱۹۹۴ء کی تقریر کا ایک اہم اقتباس)

۳۱/جولائی ۱۹۹۴ء کو ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے میں نشان خسوف و کسوف پر نہایت ہی ایمان افروز اور عام فہم تقریر فرمائی تھی اس میں حضور نے فرمایا:

"اس پیشگوئی کے پانچ پہلو ہیں جو خصوصیت سے آپ سب کو جن تک میری آواز پہنچ رہی ہے، ان سب کو بھی جو بعد میں اس تقریر کو سنیں یا پڑھیں گے، یہ پانچ پہلو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات کو ہونا۔ یہ پہلا نشان کا حصہ ہے۔

سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے درمیانی دن ہونا یہ دوسرا حصہ ہے۔

تیسرا یہ کہ رمضان کا مہینہ ضروری ہے

چوتھا یہ کہ مدعی مہدویت اس سے پہلے موجود ہو۔ ورنہ اگر گرہن کے بعد کوئی دعویٰ کرے تو ایسے لاکھ دعویدار پیدا ہو سکتے ہیں۔ کوئی پہچان ہی نہیں سکتا کہ کس کے حق میں یہ نشان ظاہر ہوا تھا۔

اور پانچواں یہ کہ مدعی کو بھی علم ہو، ہوش ہو کہ میری خاطر یہ گواہ آئے ہیں اور وہ اعلان کرے کہ دیکھو آسمان نے وہ گواہ ظاہر فرما دئے جن گواہوں کا امام مہدی کے حق میں گواہی دینا مقدر تھا۔ پس میں ہی وہ امام ہوں جس نے دعویٰ مہدویت کیا اور اب میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ دیکھو یہ گواہ آگیا۔

یہ وہ پانچ نشانات ہیں یعنی پانچ پہلو ہیں ان دو نشانات کے جب سے دنیا بنی ہے کبھی اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئے۔ ایسی قطعی حقیقت کو بلا خوف تردید آپ دنیا میں ڈنکے کی چوٹ بیان کر سکتے ہیں۔ بڑے سے بڑا دشمن بھی عاجز اور نامراد ہو کر رہے گا۔ اسی لئے میں نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میری سنو تو پہاڑوں سے مت ٹکراؤ۔ یہ خدا کی تقدیر کے نشان ہیں تم ان کو تبدیل نہیں کر سکتے، رخنہ نہیں ڈال سکتے۔

پس ان پانچ باتوں کو اس پیشگوئی کے تعلق میں خوب ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ ان نشانات کی ماہیت کو سمجھنا اس لئے لازم ہے کہ اس کے بغیر آپ آگے پھر کچھ نہیں بیان کر سکیں گے۔ اور کوئی ایرا غیرا اٹھ کے کوئی اعتراض کر دے تو آپ جواب دینے کی اہلیت نہیں رکھیں گے۔ اس لئے آپ سب کو اب مُنادی بننا ہے۔ اور اس وجہ سے جو باتیں میں آج آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں ان کو غور سے سنیں اور خوب ذہن نشین کر لیں اور اس کے بعد دنیا میں پھیل جائیں اور دنیا کو بتائیں کہ وہ امام ہمام آچکا ہے اور سو سال اس کو آئے ہوئے گزر چکے ہیں۔ کب تک انکار کی حالت میں بیٹھے رہو گے؟۔ اس سے پہلے اسلامی تاریخ میں بہت سے دعویدار ان مہدویت کا ذکر ملتا ہے لیکن وہ کہاں گئے؟ کون ہے ان میں سے؟ کوئی ایک بھی ہو تو دکھائیں جس کے حق میں چاند اور سورج نے گواہی دی ہو اور اس کو علم ہو اور اس نے ذکر کیا ہو یا اس کے مریدوں نے ذکر کیا ہو کہ دیکھو یہ سچا مہدی ہے اور محمدؐ رسول اللہ کا مہدی ہے کیونکہ اس کے حق میں چاند اور سورج گواہ بن گئے ہیں۔ ساری تاریخ کھنگال کر دیکھ لیں۔ ہم نے تو علماء بٹھا دئے۔ ان کی کتابیں پڑھ پڑھ کر دن رات انہوں نے اپنے جلائے لیکن اشارۃً بھی کبھی کسی مہدویت کے دعویدار نے ان نشانات کا ذکر تک نہیں کیا، کیونکہ تھا ہی نہیں۔ ان کے حق میں کوئی گواہی نہیں دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اب تاریخ مکمل ہو چکی ہے۔ جو چاہے جتنا چاہے زور لگا لے اس تاریخ کی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتا"۔

(بحوالہ کیسٹ خطاب ۳۱/جولائی ۱۹۹۴ء برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ)

نشان کسوف و خسوف کے بارہ میں

حضرت مسیح موعودؑ کے اعلانات

ایک طرف دوسرے مدعیان کے لئے تلاش کرنے پر بھی ہم کو کوئی تحریر نہیں ملتی کہ انہوں نے چاند گرہن اور سورج گرہن کی اس پیشگوئی کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا تھا تو دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان ملتے ہیں کہ کسوف و خسوف میری صداقت کے نشان ہیں۔ آپ نے کئی جگہ اس عظیم الشان نشان کا ذکر فرمایا۔ آپ نے انعامی چیلنج بھی دیا اور آپ نے قسم کھا کر بھی اعلان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔ (ترجمہ از عربی عبارت)

"کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو۔ کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانے میں رمضان میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے طیار کی گئی ہے"۔ (نورالحق حصہ دوم، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۱۲)

نیز آپ فرماتے ہیں:

"ان تیرہ سو برسوں میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی کیلئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف کسوف کرا لیتے۔ بیشک وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو تیار تھے اگر کسی کی طاقت میں بجز خدا تعالیٰ کے ہوتا کہ ان کے دعوے کے ایام میں رمضان میں خسوف کسوف کر دیتا۔

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ قل عندی شهادة من الله فهل انتم مؤمنون. قل عندی شهادة من الله فهل انتم مسلمون۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں۔ یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ وہ پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳)

اپنے منظوم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ہیں آسمان کے تارے گواہ۔ سورج چاند
پڑے ہیں ماند۔ ذرا کچھ بچار کر دیکھو
ضرور مہدیٔ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور
ذرا سا نور فراست نکھار کر دیکھو
گواہ دو ہیں دو ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹو
خسوف شمس و قمر ہار ہار کر دیکھو
مری سنو تو پہاڑوں سے سر نہ ٹکراؤ
جو میری مانو تو عجز اختیار کر دیکھو

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

سوموار، ۲۵/مئی ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۲۹ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ۵/دسمبر ۱۹۹۵ء کو پہلی بار ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۶/مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۶ (جولائی ۱۹۹۵ء) دوبارہ نشر کی گئی۔

بدھ، ۲۷/مئی ۱۹۹۸ء:

حضور انور کے جرمنی کے کامیاب دورہ سے واپسی کے بعد آج حسب معمول ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۸ سورۃ حٰمٓ سجدہ کی آیت ۳۸ سے شروع ہوئی۔ مگر پہلے سورۃ المومن کی آیت نمبر ۵۸ کے ترجمے کے بارہ میں ایک غیر احمدی دوست کے خط پر کہ لفظ خلْق اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے انسان پر اطلاق نہیں پا سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے لغت اور آیات قرآنی سے لفظ فاطِر، خَلْق اور بدَع کے استعمالات بتائے اور واضح فرمایا کہ خَلْق کا لفظ انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

آج کے سبق میں سجدہ تلاوت کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ حضور نے فرمایا یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ کیا تلاوت کے دوران سجدہ آجائے تو پھر سننے والے پر خواہ وہ گلی میں جا رہا ہو یا کوئی میٹنگ attend کر رہا ہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ یا یہ ہو سکتا ہے کہ اسی حالت میں سامع فیصلہ کر لے کہ وہ گھر جا کر سجدہ بجا لائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں علماء کرام کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں سنت نبویؐ اور سنت صحابہؓ پر غور کر کے ہمیں رپورٹ کریں۔ بعد ازاں سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیت ۳۸ سے ترجمہ اور تشریح کا آغاز ہوا۔

جمعرات، ۲۸/مئی ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۰ (۱۱/دسمبر ۱۹۹۵ء) دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۹/مئی ۱۹۹۸ء:

آج فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ سوال و جواب کا دن تھا۔ اور مخلصین کا ایک گروپ ازدیاد ایمان و علم کے لئے اکٹھا تھا۔ آج مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے اس مجلس میں حاضرین کو ۲۳/مارچ یوم تاسیس جماعت احمدیہ کے حوالے سے مفید معلومات بہم پہنچائیں۔

(امتہ المجید چوہدری)

۱۹واں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

بمقام بادکروئس ناخ

(رپورٹ: نوید اقبال ، ناظم شعبہ رپورٹنگ ، سالانہ اجتماع ۱۹۹۸ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا انیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲، ۲۳ اور ۲۴/ مئی ۱۹۹۸ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بمقام بادکروئس ناخ منعقد ہوا۔ سالانہ اجتماع کا باقاعدہ آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا جس میں حضور انور نے سورۃ محمدؐ کی آیت ۳۹ کی روشنی میں جماعت جرمنی کو عموماً اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو خصوصاً مالی قربانیوں کے تعلق سے قیمتی نصائح فرمائیں۔ اس سے قبل حضور انور نے ٹھیک ۲ بجے بعد دوپہر پرچم کشائی کی تقریب میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر نیشنل امیر صاحب جرمنی، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور ممبران نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی موجود تھے۔ خدام کے ایک گروپ نے ترانۂ خدام پیش کیا۔ آخر میں حضور نے دعا کروائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر بادکروئس ناخ میں منعقد ہوا۔ یہ شہر تاریخی اہمیت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ صحت افزاء مقام کے طور پر بھی مشہور ہے۔ جسمانی صحت کی بحالی کے لئے لوگ اس شہر میں قیام کرتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی صحت کی بحالی کی غرض سے اسی شہر کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کئی سالوں سے یہاں سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے بلکہ اس سال مجلس انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع بھی اسی جگہ منعقد ہوا۔

رجسٹریشن

شعبہ رجسٹریشن نے ۲۱/ مئی سے ہی نہایت منظم طریق پر اپنے کام کا آغاز کر دیا تھا۔ جمعہ کے دن جرمنی بھر سے افراد جماعت بڑی کثرت سے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ شعبہ ہذا نے اطفال، خدام اور نومبایعین کے لئے ریجن کے لحاظ سے رجسٹریشن شروع کر رکھی تھی۔ آج کی کل حاضری ۵۱۰۵ افراد ریکارڈ کی گئی جن میں خدام ۲۷۶۰، اطفال ۱۲۳۰، زائرین ۷۶۵ اور نومبایعین ۳۵۰ شامل تھے۔

مجلس عرفان

آج کے دن کا دوسرا اہم پروگرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مجلس عرفان (اردو) تھی۔ جس میں ہر خاص و عام کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی تھی۔ اردو بولنے والوں کے علاوہ دوسری اقوام کے نومبایعین نے بھی نہایت دلچسپی سے اس پروگرام کو سنا اور بعض نے سوالات بھی بھجوائے۔

شعبہ ٹرانسلیشن نے بہت عمدہ انتظام کے تحت مندرجہ ذیل زبانوں میں رواں ترجمہ کرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔

۱-جرمن	Deitch
۲-انگریزی	English
۳-عربی	Arabic
۴-فرنچ	French
۵-بنگالی	Bangali
۶-البانین	Albanian
۷-ترکی	Turkisch
۸-بوزنین	Bosnien

مجلس عرفان کے لئے جونہی حضور انور پنڈال میں تشریف لائے تو فضا دیر تک استقبالیہ نعروں سے گونجتی رہی۔ حضور انور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے جس کے پس منظر میں دلکش رنگوں کے امتزاج سے نماز کے تعلق سے بنایا گیا بینر آویزاں تھا۔ پنڈال کو جابجا قرآنی آیات، احادیث نبوی ﷺ و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مبنی بینرز سے سجایا گیا تھا۔

بعدازاں خدام، اطفال و زائرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چند اہم سوالات یہ تھے کہ روس میں احمدیت کی ترقی کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے ظاہر میں اس کے پورا ہونے کے آثار کم ہیں؟، Klassenfahrt پر احمدی بچوں کو کیوں نہیں جانے دیا جاتا؟، حج کے موقعہ پر سفید چادر کیوں اوڑھتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد حضور انور کی موجودگی میں مقابلہ نظم خوانی منعقد ہوا۔ جس میں منتخب ۶ خدام نے حصہ لیا۔ حضور نے اول آنے والے خادم کی نظم دوبارہ سننے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ اور اسے اپنا رومال عنایت فرمایا۔ یوں یہ دلچسپ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جمعۃ المبارک اور خطبہ جمعہ کے بعد اجتماع کے پروگرامز باقاعدہ شروع ہوئے جن میں خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اسی طرح پنڈال میں علمی مقابلہ جات بھی منعقد ہوتے رہے۔ نومبایعین کے لئے مخصوص علیحدہ پنڈال میں پروگرام تلقین عمل منعقد ہوا جس میں محترم محمد زکریا خان صاحب موجود تھے۔

شعبہ ضیافت نے تمام مہمانوں کو بروقت اور لذیذ کھانے مہیا کئے (جزاھم اللہ)۔ اسی طرح شعبہ ہومیو پیتھی رات گئے تک بہت مصروف رہا جس میں صدہا احباب کو حضور انور کے جاری فرمودہ نسخوں کے مطابق ادویہ مہیا کیں۔ آخر میں نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی مرکزی پنڈال میں ہوئی اور خدام و اطفال شب بسری کے لئے مقررہ جگہوں پر چلے گئے۔

ہفتہ ۲۳/ مئی

آج اجتماع کا دوسرا دن صبح فجر کی نماز و درس القرآن سے شروع ہوا۔ اس درمیانی دن میں اطفال و خدام کے ورزشی مقابلہ جات کے سیمی فائنلز ہوئے جس میں فٹ بال، کبڈی اور رسہ کشی کے میچز خاص طور پر دلچسپی کا مرکز رہے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد علمی مقابلہ جات کے فائنلز ہوئے جس میں محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی خاص مہمان کے طور پر شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں اطفال و خدام کی بہت بڑی تعداد نے حصہ لیا۔

شہری انتظامیہ کے نمائندگان کی آمد

امسال "نوجوانوں کا خیمہ" کے نام سے ایک پنڈال بنایا گیا جس میں طالب علموں کے لئے بہت سا معلوماتی و تفریحی لٹریچر پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ شہر بادکروئس ناخ کی مختلف تنظیموں مثلاً ماحولیاتی آلودگی سے متعلق تنظیم نے معلوماتی پوسٹرز آویزاں کئے۔ آج شہر کے میئر Arbeitsamt کے نمائندہ اور Umwelt کے نمائندہ یہاں تشریف لائے اور نوجوانوں کو اپنے اپنے متعلقہ ادارے کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔ ان معزز مہمانوں کو جماعت کی چند کتب تحفہ کے طور پر پیش کی گئیں جو انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کیں۔ آخر میں نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد محترم مربی سلسلہ حیدر علی صاحب ظفر نے خدام و اطفال کی بڑی تعداد کو نماز باترجمہ صحیح تلفظ کے ساتھ دہرائی کروائی۔ اسی طرح دعائے قنوت صحیح تلفظ کے ساتھ باترجمہ پڑھائی اور آج کے پروگرام اختتام کو پہنچے۔

۲۴/ مئی بروز اتوار

آج کے دن کا سب سے اہم پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب تھا جس میں خدام، اطفال، زائرین اور نومبایعین کی ریکارڈ حاضری تقریباً دس ہزار تک پہنچ گئی۔

آج بھی حسب معمول دن کا آغاز نماز فجر و درس القرآن سے ہوا۔ بعدازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات کے فائنلز ہوئے۔ فٹ بال، کبڈی، والی بال اور باسکٹ بال کے سخت مقابلوں سے ناظرین بہت محظوظ ہوئے۔ حضور اقدس نے ازراہ شفقت ان فائنل مقابلوں کو ملاحظہ فرمایا۔

نومبایعین نماز کلاس

حضور انور کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نماز کے سکھانے کے سلسلہ میں جو مساعی کر رہی ہے اسی سلسلہ میں نومبایعین کے لئے بھی سادہ نماز سکھانے کی کلاس ہوئی جس میں ۷۰ سے زائد خدام نے حصہ لیا۔

طلباء کی مجلس سوال و جواب

حضور اقدس کے ساتھ طلباء کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں ۱۵ سے ۲۵ سال تک کے طلباء کی بھاری تعداد نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد دلچسپی رکھنے والوں کی پنڈال میں موجود رہی۔

تقسیم انعامات

محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام، اطفال اور نومبایعین خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بعض مقابلوں میں اول آنے والوں کو انعامات اپنے دست مبارک سے عنایت فرمائے۔ ان انعامات میں حسن کارکردگی کی بنیاد پر علم انعامی اور کبڈی کی اول ٹیم کے انعامات شامل تھے۔

خطاب صدر مجلس

اختتامی تقریب میں محترم صدر مجلس نے خدام و اطفال سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں نمازوں میں ترقی کرنے کی تاکید فرمائی آخر میں آپ نے تمام حاضرین سے یہ وعدہ بآواز بلند لیا کہ وہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

خطاب نیشنل امیر صاحب

محترم امیر صاحب جرمنی نے اطفال و خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بہترین نمونہ بننے کی تاکید فرمائی۔ محترم صدر صاحب نے اجتماع کی مختصر رپورٹ بھی پیش کی۔

عہد

حضور اقدس کے ساتھ ہم آواز ہو کر تمام حاضرین نے خدام کا عہد دوہرایا اور بعد میں صدر صاحب نے جرمن زبان میں عہد دوہرایا۔

اختتامی خطاب و دعا

حضور پرنور نے قرآنی آیت "کنتم خیر امۃ ......الخ" کی تشریح میں خدام الاحمدیہ جرمنی کو لوگوں کے لئے مفید وجود بننے کی تاکید فرمائی جو فضیلت کے لئے شرط ٹھہرائی گئی ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس آیت کا مصداق قرار دیا۔

آپ نے خدام الاحمدیہ جرمنی کی ان مساعی پر نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا جو وہ نماز باترجمہ اور نماز کے سکھانے کے تعلق میں بجالا رہی ہے الحمد للہ۔ آخر میں حضور انور نے پرسوز دعا کروائی اور تمام حاضرین کو ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہا۔ الوداعی نعروں کی گونج میں حضور انور پنڈال سے روانہ ہوئے۔

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھیے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

سے ممالک ایسے ہیں جو جوہری ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ ہیں لیکن وہ اِس کا اظہار نہیں کرتے جبکہ غریب ممالک دوسرے ممالک کو خوفزدہ کرنے کے لئے اِس علم کو استعمال کررہے ہیں، اگرچہ انہیں دفاع کا پورا حق حاصل ہے- اسی طرح اس کا تعلق اس بات سے بھی ہے کہ بعض قوموں نے تجارتی برتری حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے خلاف تجارتی جنگ شروع کرر کھی ہے-

بھارت کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اِس خطےّ میں اصل جھگڑا کشمیر کا ہے جسے حل کرنے کی کوشش بڑی طاقتیں نہیں کررہیں- اسی جھگڑے کی وجہ سے دو بڑی جنگیں لڑی گئیں اور اُس موقع پر بڑی طاقتوں نے ہی اپنے ناکارہ ہتھیار پاکستان کو فراہم کرکے بھاری منافع حاصل کیا اور بنیادی طور پر یہ امریکہ ہی ہے جس نے ایسا کیا تھا- اس لئے ان کے کھلے اعلانات پر غور نہ کریں بلکہ ان سرگوشیوں پر غور کریں جو ان ممالک کے ایک طبقے کے ساتھ امریکی حکام کر رہے ہیں- امریکہ کے حکام کی نام نہاد پریشانی یہ ظاہر کررہی ہے گویا کہ وہ جوہری ہتھیاروں کی جنگ کے خلاف ہیں- لیکن مجھے یقین ہے کہ امریکہ کو اس بارے میں پہلے سے علم تھا اور ان کی خفیہ تنظیمیں جانتی تھیں- اُن کے آلات تو سمندر کی تہہ میں پائی جانے والی مچھلیوں کی حرکات ریکارڈ کر سکتے ہیں- حضور انور نے نیٹو کے بعض سائنسدانوں کے حوالے سے بتایا کہ یہ کہنا کہ امریکہ کو علم نہیں تھا احمقانہ بات ہے یا پھر دھوکہ دہی ہے- کیونکہ جب ایٹمی دھماکہ کرنا تھا تو بڑی بڑی مشینری صحراؤں میں لے جائی گئی تو یہ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ کی نظروں سے یہ بات پوشیدہ رہی ہو-

حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں اِس شور کا مقصد صرف حکومت پاکستان کو مطمئن کرنا ہے کہ ہم وقت سے پہلے نہیں جان سکے تاکہ اب وہ اپنی مرضی سے پاکستان کو ایٹمی ہتھیار بنانے سے روک سکیں اور پابندیاں عائد کرسکیں- میرا ایک خیال یہ بھی ہے کہ ممکن ہے امریکہ نے پاکستان کے خلاف بھرپور کارروائی کا ارادہ کیا ہو-

اسی طرح بھارت کے سابق وزیراعظم کا پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے کا مشورہ دینا بھی ایک عجیب بات ہے تاکہ یا تو پاکستان بھی جوہری ہتھیار بنانے کی کوشش کرے تو اس پر پابندیاں عائد کی جائیں اور اگر وہ ایسا نہ کرسکے تو پاکستان کو یہ احساس دلادیا جائے کہ وہ بھارت کی بالادستی قبول کرلے-

☆ مرکز احمدیت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مرکز پہلے بھارت میں قادیان میں تھا پھر پاکستان میں ربوہ منتقل ہوا اور اب فرینکفرٹ میں ہے یعنی یہ مرکز خلیفۂ وقت ہے- خلیفۂ وقت جہاں بھی ہوگا وہی مرکز ہوگا- یہ ایسے ہی ہے جیسے کہا جائے کہ مشینری کہیں اور ہے اور دماغ یہاں ہے-

☆ آنحضرت ﷺ کی تصویر کشی کے بارے میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ماضی میں کبھی آنحضور ﷺ کی کوئی تصویر دستیاب نہیں ہوئی- ہاں الفاظ کے ذریعہ بعض نے بہت خوبصورت تصویر کشی کی ہے-

حضور نے فرمایا کہ تصویر بنانا ناپسندیدہ ہے کیونکہ تصاویر کے ذریعے ہی گزشتہ انبیاء کو خدائی صفات کا مظہر دکھایا گیا اور ان کی عبادت کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی گئی-

☆ اس سوال کے جواب میں کہ خدا کا انسان سے ہمکلام ہونے کے بارے میں کیا ثبوت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ دو طرح سے ہے: اول یہ کہ کوئی چیز میں دیکھ اور سُن رہا ہوں- اور دوسرے یہ کہ وہ باتیں بعد کے زمانہ میں درست ثابت ہورہی ہیں-

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگرچہ اسلام اور عیسائیت اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے لیکن اختلاف یہ ہے کہ عیسائیت میں خدا کی مریم سے شادی کی گئی اور پھر بیٹے کی پیدائش ہوئی-

ایک ضمنی سوال ہوا کہ اگر خدا انسان سے زیادہ قدرت رکھتا ہے تو پھر وہ زمین پر آکر کیوں انسان کی طرح Holy Ghost کا کردار ادا نہیں کرسکتا؟ حضور انور نے فرمایا کہ خدا خالق ہے اور وہ اپنی مخلوق سے وہ انسانی تعلق قائم نہیں کرسکتا جو انسان انسان سے قائم کرتا ہے- پھر یہ بھی کہ عیسائی محققین اور سائنسدانوں کے مطابق بھی ایسا ممکن ہے کہ ایک عورت مرد کے ملاپ کے بغیر لڑکے کو جنم دیدے-

حضور انور نے اپنی کتاب Christianity - A Journey from Facts to Fiction کا ذکر بھی فرمایا اور بتایا کہ اس کتاب میں آپ کو عیسائیت کے بارے میں اٹھائے گئے اکثر سوالات کا جواب مل جائے گا-

☆ اِس سوال کے جواب میں کہ کیا کسی مسلمان کا اپنے ملک کی فوج میں شامل ہوکر مخالف فوج کے مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں ممالک کی تقسیم سیاسی وجوہات کی بنیاد پر کی گئی ہے اور اپنے ملک کا دفاع کرنا اس ملک کے ہر شہری کا فرض ہے ورنہ بہت سی پیچیدگیاں جنم لے سکتی ہیں-

حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ جس ملک میں احمدیوں کی حکومت ہوگی وہ سیکولر ہوگا اور حکومت کی بنیاد Absolute Justice پر رکھی جائے گی-

اس مجلسِ سوال و جواب میں چالیس جرمن احباب وخواتین نے شرکت کی- (باقی آئندہ شمارہ میں)

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس(۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس(۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ(۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

آسمانی بجلی گھروں کے قیام کی تجویز

آسمان سے سورج کی گرمی کو زمین پر منعکس کر کے متعدد بڑے بڑے بجلی گھروں کی تعمیر کے منصوبے تیار کئے جارہے ہیں۔ یہ کوئی بہت دور کی بات نہیں آئندہ بیس سالوں میں سکائی پاور سٹیشنوں کا قیام ممکن ہے۔ امریکی ادارہ ناسا (National Aeronautics and Space Administration) نے امریکہ کے ایوان نمائندگان کی سب کمیٹی کو بتایا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ خلا سے شمسی توانائی حاصل کرنے کے مسئلہ پر سنجیدگی سے دوبارہ غور کیا جائے۔ آئندہ بیس سالوں میں شمسی توانائی کے دو منصوبے کام شروع کرسکتے ہیں۔

پہلے منصوبہ کا نام Sun Tower رکھا گیا ہے۔ اس میں ایسا نظام قائم کیا جائے گا جس میں متعدد سیٹلائٹ خط استوا کے اوپر بارہ ہزار کلومیٹر کی بلندی پر زمین کے گرد چکر لگائیں گے۔ ہر سیٹلائٹ ۲۰۰ تا ۴۰۰ میگاواٹ بجلی پیدا کرے گا۔ (ایک میگاواٹ ایک ہزار کلوواٹ کا ہوتا ہے) سیٹلائٹ پر ایسی ڈسکیں لگی ہونگی جو سورج کی گرمی کو زمین پر منعکس کریں گی جس کی طاقت سے بجلی گھر چلیں گے۔ اس منصوبہ کے تحت دنیا بھر میں کہیں بھی پاور سٹیشن تعمیر کئے جاسکیں گے اور اس طرح امریکی ادارے جس ملک کو چاہیں گے بجلی مہیا کرسکیں گے۔

دوسرے منصوبہ کا نام Solar Disk ہے۔ اس کے تحت سیٹلائٹ بہت زیادہ اونچائی پر قائم کئے جائیں گے لیکن ان کا مقصد کسی خاص علاقے کو بجلی مہیا کرنے تک ہی محدود ہوگا۔ اس کا ہر سیٹلائٹ پانچ ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرسکے گا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اگرچہ سیٹلائٹ کے مختلف حصے زمین پر ہی تیار کئے جائیں گے لیکن اُن کو آسمان پر جوڑنے کیلئے کسی خلاباز کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان کو ناسا کے انجینئر زمین پر سے ہی ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ تعمیر کریں گے۔ وہ منظر بھی عجیب ہوگا جب بغیر ظاہری ہاتھ کے استعمال کے آسمان پر مصنوعی سیارے بن رہے ہونگے۔

ناسا کے انجینئروں کا خیال ہے کہ اکیسویں صدی میں دنیا کی بجلی کی ضروریات اتنی بڑھ جائیں گی کہ انہیں مروجہ طریقوں سے پورا نہیں کیا جاسکے گا۔ لہذا شمسی توانائی کا استعمال فائدہ بخش ہوگا۔

چوہوں کے نوزائدہ بچوں کا خلا کا سفر

ناسا امریکہ کے سائنسدان انسانوں کو لمبا عرصہ خلا میں رکھنے اور ان پر بے وزنی کی کیفیت کے اثرات معلوم کرنے کیلئے تجربات کررہے ہیں۔ چنانچہ ۱۷ راپریل ۹۸ء کو جو خلائی شٹل کولمبیا خلا میں بھجوائی گئی اس میں سات خلاباز تھے اور ان کے ساتھ دو ہزار کترنے والے جانور (Rodents) اور کیڑے مکوڑے شامل تھے۔

خلا میں بھیجے جانے والے جانوروں میں انگوٹھے کے سائز کے ۹۶ عدد چوہوں کے بچے بھی تھے جن کی عمر صرف نو دن تھی۔ مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ بے وزنی کی کیفیت دماغ اور اعصابی نظام کی نشوونما پر کیا اثر ڈالتی ہے۔ کچھ چوہیاں حاملہ بھی تھیں تا ان کے ہونے والے بچوں پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا اندازہ ہوسکے۔

چوہوں کے بچوں کو خلا کا سفر راس نہیں آیا۔ ان میں سے زائد از نصف جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس پر جانوروں کے حقوق کی ایک سوسائٹی Peta نے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ناسا کا تجربہ بڑا خوفناک ہے۔ ناسا والے چوہوں کو بھی نہیں سنبھال سکتے نہ زمین پر ان کو زندہ رکھ سکتے ہیں نہ خلا میں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا اندازہ تھا کہ صرف ۱۰ فیصد کے قریب چوہوں کے بچے مریں گے لیکن ہوا یہ کہ ان کی ماؤں (Surrogate Mothers) نے پانی کم پیا اور انہوں نے اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا یا دودھ بنا نہیں۔ بہر حال وہ مائیں بچوں سے دور دور رہیں اور ان کی طرف سے غافل رہیں۔ اس لئے موت کی اصل وجہ ناکافی نرسنگ تھی نہ کہ ناسا کی غفلت۔

خلابازوں کا قد بے وزنی کی وجہ سے کچھ بڑھ گیا ریڑھ کی ہڈی کچھ سیدھی ہو گئی لیکن زمین پر قدم دھرتے ہی وہ اپنے اصل قد پر لوٹ آئے۔ خلابازوں پر بھی بے وزنی کے اثرات معلوم کرنے کے لئے کئی قسم کے تجربات کئے گئے۔

سمندر کی تہہ میں معدنیات

امریکی سائنسی ادارہ AAAS کے ۱۹۹۷ء کے اجلاس میں بتایا گیا کہ مستقبل میں سطح سمندر کے نیچے ابلنے والے آتش فشاں پہاڑوں سے معدنیات حاصل کی جائیں گی لیکن چونکہ وہ کوئی تین کلومیٹر زیر زمین ہیں اس لئے وہاں تک پہنچنا خاصہ مہنگا پڑے گا۔ اس لئے ان کے نکالنے کی باری تب آئے گی جب زمین کی کانیں خالی ہو جائیں گی یا وہاں سے نکالنا بہت زیادہ مہنگا ہو جائے گا۔

نیویارک سٹیٹ کی Rutgers University کے Dr Richard Lutz نے بتایا کہ سمندر کی تہ سے نیچے جو آتش فشاں پہاڑ ہیں وہ چمنیوں کی شکل میں گیسیں اور پگھلی ہوئی قیمتی دھاتیں اگل رہے ہیں جیسے سونا، چاندی، تانبہ اور سکہّ وغیرہ۔ نیز یہ بھی پتہ چلا ہے کہ لاوے کے راستوں کے ارد گرد ایسی جاندار مخلوق پھولتی پھلتی ہے جو سخت گرم ماحول، گندھک اور تاریکی کو پسند کرتی ہے۔

(سڈنی ہیرلڈ ۱۸.۲.۹۷)

قرآن مجید میں پیشگوئی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب زمین اپنے خزانے باہر نکال پھینکے گی (الزلزال 99:3) جس طرح آج زیر زمین سے پٹرولیم اور معدنیات نکالی جارہی ہیں۔ ایسا تاریخ میں پہلے کب ہوا تھا اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا دوسرا دور وہ ہوگا جب خشکی کے بعد سمندر کے نیچے سے بھی مدفون خزائن باہر نکالے جائیں گے۔ ایک لحاظ سے اس کا بھی آغاز ہوچکا ہے اور سمندر کے نیچے سے پٹرولیم نکالا جارہا ہے۔

☆......☆......☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا

یوم ولادت

(تحقیق و تحریر: حافظ مظفر احمد)

حضرت نبی اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف کی بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس زمانہ میں تاریخوں کے اندراج اور واقعات کو محفوظ کرنے پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی تھی۔

تاریخوں میں اختلاف کا دوسرا سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مشرکین عرب حرمت والے چار مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب) میں سے کسی ایک یا زائد مہینوں کو جنگی حکمت عملی کی بناء پر دوسرے عام مہینوں سے ادل بدل کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض بیان شدہ تاریخیں ان بدلے ہوئے مہینوں کے مطابق ہوں۔

تیسری وجہ قمری اور شمسی کیلنڈر کا اختلاف ہے۔ اس زمانہ میں بھی قمری مہینوں کے دو مختلف نظام رائج تھے۔ ایک خالص قمری کیلنڈر تھا جس کا سال بارہ مہینوں کا ہوتا تھا۔ اور جس کے دن قریباً ۳۵۴ بنتے ہیں۔ جبکہ دوسرا قمری شمسی کیلنڈر (Luni-Solar) دونوں اعتبار سے ترتیب پاتا ہے جس میں مہینے تو قمری استعمال ہوتے تھے لیکن اسے شمسی یا موسمی سال کے مطابق کرنے کے لئے ہر چوتھے سال تیرھویں مہینے کا اضافہ کر دیا جاتا تھا۔ جسے لوند کا مہینہ یا کبیسہ کہتے تھے۔ عہد نبوی کے واقعات کے بیان میں بعض مؤرخین نے خالص قمری تقویم کو بنیاد بنایا جبکہ بعض دوسروں نے قمری یا شمسی تقویم کے مطابق تاریخیں بیان کیں۔

ولادت کا سال

چونکہ نبی کریم ﷺ کے سن وفات ۶۳۲ء کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے جن مؤرخین نے نبی اکرم ﷺ کی عمر ۶۳ سال قمری لحاظ سے شمار کی ان کے نزدیک سال پیدائش ۵۷۱ء اور جنہوں نے قمری شمسی سال مراد لئے ان کے نزدیک سن ولادت ۵۶۹ء ہے۔ نبی اکرمؐ کے سن پیدائش سے متعلق قدیم سیرت نگار ابن اسحاق کی اس روایت پر سب مؤرخین متفق ہیں کہ پیدائش عام الفیل میں ہوئی۔ (السیرة النبویه لابن هشام جلد اول صفحه ۱۸۱ مع الروض الانف دارالمعرفة بیروت)

البتہ عام الفیل کی تعیین کے بارے میں تین آراء پائی جاتی ہیں:

☆......۱۷/ جون ۵۶۹ عیسوی:۔ یہ رائے معروف سکالر اور محقق ڈاکٹر حمیداللہ صاحب حیدر آبادی کی ہے۔ جسے انہوں نے ترجیحاً اختیار کیا ہے۔

☆......۲۰/ اگست ۵۷۰ عیسوی:۔

مستشرقین میں سے یہ رائے منٹگمری واٹ اور سر ولیم میور کی ہے۔ اس کے علاوہ یہی تاریخ سر سید احمد خان اور معروف مصری مؤرخ اور سیرت نگار محمد حسین ہیکل نے بھی بیان کی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ مرحوم نے بھی یہی سن ولادت ذکر فرمایا ہے۔ اگرچہ مہینہ اور تاریخ کی صراحت نہیں فرمائی۔

☆......۲۰/ اپریل ۵۷۱ عیسوی:۔ بمطابق ۹/ ربیع الاول، بروز سوموار دور حاضر کے مشہور مصری عالم اور ہیئت دان محمود پاشا فلکی (متوفی ۱۸۸۵ء) نے اپنی تحقیق کی رو سے یہ تاریخ پیدائش نکالی ہے جس کے بعد محققین اور سیرت نگار حضرات نے غالب طور پر اس تحقیق پر اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ شبلی نعمانی، مولانا منصور سلیمان پوری، غلام رسول مہر، صفی الرحمٰن مبارک پوری نے (اپنی انعام یافتہ عالمی تصنیف "الرحیق المختوم" میں) اور ان کے بعد دیگر اکثر مصنفین نے یہی تحقیق قبول کرتے ہوئے اسے زیادہ ثقہ، صحیح اور درست قرار دیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اولاً ۲۰/ اگست ۵۷۰ء کا ذکر فرمایا ہے مگر اپنا رجحان اغلب طور پر اس جدید تحقیق کی طرف ظاہر فرمایا ہے یعنی ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء۔

ہماری رائے میں نبی کریمؐ کی عمر ۶۳ سال قمری مراد لینا زیادہ صحیح ہے کیونکہ بعض دوسری روایات میں عمر مبارک حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۲۰ سال کا نصف ۶۰ سال بیان ہوئی ہے اور یہ ۶۰ شمسی سال مراد ہیں۔ (کیونکہ بعض دوسری روایات میں قمری سالوں میں عمر ۱۲۵ سال بھی آئی ہے)۔ اس لحاظ سے ۵۷۱ء عیسوی کو سن ولادت کے طور پر قبول کرنا زیادہ محفوظ اور قرین قیاس ہے کیونکہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق نبی کریمؐ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ حضرت معاویہؓ اور حضرت انسؓ کی بھی یہی روایت ہے۔

(بخاری کتاب المناقب ، باب وفات النبیؐ و مسلم کتاب الفضائل ، باب قدر عمره)

ولادت کا مہینہ

پیدائش کے مہینہ کے بارے میں مشہور روایت ربیع الاول کی ہے جیساکہ ابن اسحاق نے سوموار ۱۲/ ربیع الاول کی تصریح کی ہے (تاریخ ۹/ سوموار یا ۱۲/ سوموار کا فرق رسم نسیء کے مطابق مہینوں کو ادل بدل کرنے سے پیدا ہو سکتا ہے)

(السیرة النبویه جلد ۱ صفحه ۱۸۱ (لابن هشام) مع الروض الانف دارالمعرفه بیروت)

اور متقدمین اہل سیر زیادہ تر اس تاریخ (۱۲/ ربیع الاول) کو قبول کرتے آئے ہیں۔ حضرت زبیرؓ کی ایک روایت رمضان کے مہینہ میں پیدائش کی ہے جسے شاذ ہونے کے باعث قبول نہیں کیا گیا۔ اس کے مقابل پر ربیع الاول کے مہینہ کی مزید تائید اور تعیین علامہ سُہَیلی کی اس رائے سے بھی ہو جاتی ہے کہ اکثر مؤرخین کی مشہور ترین روایت کے مطابق واقعہ عام الفیل کے پچاس روز بعد نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ (تاریخی روایات کے مطابق اصحاب الفیل سال کے پہلے مہینہ محرم میں آئے تھے اور ۱۷/ محرم کو واپس ہوئے تھے)۔

(الروض الانف ، برحاشیه السیرة النبویه لابن هشام جلد ۱ صفحه ۱۸۴)

ولادت کا دن

رسول کریم ﷺ کی ولادت کے دن کے بارہ میں بھی اتفاق ہے کہ وہ دوشنبہ (پیر) کا دن تھا۔ چنانچہ مسلم اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بدو نے رسولؐ اللہ سے پوچھا کہ پیر کے دن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔ اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول (شروع) ہوا۔

(مسلم کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام و مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحه ۲۹۷۔ دارالمعرفه بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عباس کی ایک روایت سے بھی اس کی مزید تائید ہوتی ہے وہ فرماتے تھے کہ تمہارے نبیؐ پیر کے دن پیدا ہوئے۔ (مسنداحمد بن حنبل جلد اول صفحه ۲۷۷ مطبوعه دارالفکر بیروت)

مندرجہ بالا شواہد کی رو سے باتفاق مؤرخین یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت عام الفیل میں، ربیع الاول کے مہینہ میں، سوموار کے دن ہوئی اور مشہور روایت کے مطابق یہ واقعہ عام الفیل کے بعد پچاسویں دن کا تھا۔ (اگرچہ بعض روایات تیس سے پچپن دن کا بھی ذکر کرتی ہیں)

اس تاریخ کی تعیین کے لئے جب ہم عیسوی کیلنڈر (گریگورین) کا مطالعہ کرتے ہیں جو تقویم ہجری کے ساڑھے نو سال بعد معرض وجود میں آیا تو عام الفیل کے نشان زدہ تین سالوں ۵۶۹ء تا ۵۷۱ء میں ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کا دن ذیل میں دئے گئے نقشہ کے مطابق درج ذیل تاریخوں میں آتا ہے۔

سال عیسوی	قمری مہینہ	عیسوی مہینہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ	دوشنبہ
۵۶۹ء	ربیع الاول	مئی	۵ ربیع الاول ۸/ مئی	۱۲/ ربیع الاول ۱۵/ مئی	۱۹/ ربیع الاول ۲۲/ مئی	۲۶/ ربیع الاول ۲۷/ مئی
۵۷۰ء	ربیع الاول	اپریل و مئی	۶ ربیع الاول ۲۸/ اپریل	۱۳/ ربیع الاول ۵/ مئی	۲۰/ ربیع الاول ۱۲/ مئی	۲۷/ ربیع الاول ۱۹/ مئی
۵۷۱ء	ربیع الاول	اپریل و مئی	یکم ربیع الاول ۱۳/ اپریل	۸/ ربیع الاول ۲۰/ اپریل	۱۵/ ربیع الاول ۲۷/ اپریل	۲۲/ ربیع الاول ۴/ مئی

جس کے مطابق سال ۵۷۱ء کے ربیع الاول کی آٹھ تاریخ (بمطابق ۲۰/ اپریل) دوشنبہ یوم پیدائش قرار پاتا ہے۔

مگر آٹھ ربیع الاول کی یہ تاریخ گریگورین کیلنڈر کے مصنف کے یورپین افق اور مطلع کے مطابق ہے جس کا عرب کے مطلع سے فرق کی بنا پر قمری مہینہ کی ایک دن کی تاریخ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ محمود پاشا مصری نے اپنے مطلع کے مطابق یہ تاریخ ۹/ ربیع الاول بیان کی ہے۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے عہد نبوی کا جو کیلنڈر ترتیب دیا ہے اس کے مطابق یہ ترتیب ۹/ ربیع الاول بمطابق ۱۹/ اپریل بروز سوموار قرار پاتی ہے۔ ہر چند کہ مولانا موصوف نے اسے محمود پاشا مصری کی تحقیق سے موافق کرنے کے لئے یہ نوٹ دیا ہے کہ اگر اس سال کا صفر ۳۰ ایام کا قرار دیا جائے تو ۹/ ربیع الاول کو ۲۰/ اپریل ہی ہو گی لیکن اس حل میں یہ سقم ہے کہ ۹/ ربیع الاول بمطابق ۲۰/ اپریل سوموار کا دن نہیں بلکہ منگل ہو گا جبکہ محمود پاشا مصری کی تحقیق کے مطابق دن بھی سوموار کا ہے۔ اس فرق کی ایک وجہ یہ ہے کہ مکرم مولانا موصوف کا کیلنڈر یکم محرم عام الفیل کو جمعرات کے دن ۱۲/ فروری سے شروع ہوتا ہے جبکہ گریگورین کیلنڈر کے مطابق عام الفیل جمعہ ۱۳/ فروری سے شروع ہوتا ہے۔ اور تاریخی کتب سے بھی اس امر کی مزید تائید ہوتی ہے جیساکہ علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب "الوفا" میں لکھا ہے کہ عام الفیل کے سال کا پہلا دن (یکم محرم) جمعہ کا دن تھا۔ (الوفا فی احوال المصطفیٰ ذکر ولادت) پس غالب طور پر ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء مطابق ۹/ ربیع الاول کی تاریخ ہی قابل اعتماد قرار دی جاتی ہے۔

☆......☆......☆

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

تابکاری کے بداثرات سے بچاؤ کے لئے ہومیو ادویہ

تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ادویات

(1) Radium Bromide CM

(2) Carcinosin CM

نمبر ایک دوا کے استعمال کے ایک ہفتہ بعد نمبر ۲ دوا کا استعمال کریں۔

اسی طرح یہ ادویات چند ماہ تک استعمال کی جا سکتی ہیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

محترم بریگیڈیر سید نصیر احمد شاہ صاحب

حضرت ڈاکٹر سید ولائت شاہ صاحب نے ۱۸۹۹ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی اور پھر ۱۹۰۶ء میں قادیان حاضر ہوکر زیارت کی سعادت پائی- چونکہ آپ کا قیام زیادہ تر مشرقی افریقہ میں رہا اس لئے آپ کے پانچوں بیٹوں نے قادیان کے بورڈنگ ہاؤس میں رہ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کی- آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے محترم سید نصیر احمد شاہ صاحب سکول کے ایک ذہین طالبعلم تھے جو میٹرک تک سکول میں اول آتے رہے- اور بعد میں انہوں نے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں مقیم رہ کر اپنی تعلیم جاری رکھی اور گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم-اے کیا- ۴۳ء میں آپ فوج میں شامل ہوگئے اور ۷۳ء میں بریگیڈیر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے- پھر چھ سال تک سول سروس میں رہے اور جائنٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں- آپ کا ذکر خیر آپ کی صاحبزادی مکرمہ مسز نجمہ منصور صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷/ جنوری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

محترم بریگیڈیر سید نصیر احمد شاہ صاحب فوج کی جس یونٹ میں بھی رہے برملا اپنے احمدی ہونے کا اظہار کیا کرتے اور اس بات کا بھی کہ آپکی اہلیہ پردہ کرتی ہیں- چونکہ آپ اپنا کام دیانتداری اور محنت سے سرانجام دیتے تھے اس لئے کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملتا تھا- چنانچہ جب جنرل ہیڈکوارٹر میں زمینوں کی الاٹمنٹ کا بورڈ بنا تو باوجود اس کے کہ آپ متعلقہ محکمہ میں نہیں تھے افسران بالا نے آپکی دیانتداری کی وجہ سے آپ کو بورڈ کا صدر بنایا- مارشل لاء کے دور میں بھی آپ نے بڑی ایمانداری سے کام کیا اور رشوت کی ہر پیشکش کو ٹھکرادیا- آپ موصی تھے اور حصہ وصیت ہمیشہ تنخواہ ملتے ہی ادا کردیتے- ہر تحریک میں حصہ لیتے اور وعدہ کرتے ہی ادائیگی بھی کردیتے تھے- تحریک جدید کے دفتر اول کے خود بھی مجاہد تھے اور اپنے والد محترم کی طرف سے بھی چندہ دیا کرتے تھے- خلفاء سلسلہ سے گہری عقیدت تھی- حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد حضورؓ کی تقاریر کے ٹیپ سنتے تو آنسو بہنے لگتے اور ضبط نہ رہتا کہ پوری تقریر سُن سکیں-

محترم شاہ صاحب چونکہ علی الاعلان خود کو احمدی کہتے تھے اسلئے ہمیشہ یہی کوشش کرتے کہ آپ کا کردار دوسروں سے ممتاز رہے- جماعتی کاموں میں حتی المقدور حصہ لیتے اور انگریزی اخبارات میں خط لکھ کر احمدیت کا نقطہ نظر پیش کیا کرتے- طبیعت میں مزاح بھی تھا- ایک بار حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ جب افریقہ کے دورے سے واپس آئے تو لاہور ایرپورٹ پر جماعت کے دوستوں کا ہجوم تھا- ہدایت تھی کہ مصافحہ نہیں کرنا تاہم حضور خود بچوں کو اٹھاکر پیار کرلیتے- محترم شاہ صاحب کا حضورؒ سے ملنے کو بہت جی چاہ رہا تھا- آخر سوچ کر حضورؒ سے عرض کیا کاش ہم بھی بچے ہوتے- اس پر حضورؒ نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر گلے لگالیا-

محترم شاہ صاحب صبح کی سیر باقاعدگی سے کرتے اور اس دوران قرآن کریم پڑھتے رہتے- صبح تلاوت کلام پاک اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر پڑھنے کے بعد اخبار وغیرہ پڑھتے- نیا سال شروع ہوتا تو یہ جائزہ بھی لیتے کہ گزشتہ سال میں کوئی دوست عزیز روٹھ تو نہیں گیا- اگر ایسا ہوا ہو تو فوراً معافی کا خط لکھ دیتے اور اس کے نتیجہ میں روٹھا ہوا پہلے سے زیادہ قریب ہوجاتا-

-......☆......☆......☆......-

ایجادوں کی کہانیاں

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" جنوری ۹۸ء کا شمارہ کہانی نمبر کے طور پر خصوصی اشاعت تھا جس میں شامل اشاعت مکرم عبدالاعلی نجم الثاقب صاحب کے مضمون کی تلخیص درج ذیل ہے-

ٹیلیفون:

گراہم بیل ۱۸۴۷ء میں پیدا ہوا- اس کی ماں اُس کے بچپن میں ہی بہری ہوگئی تھی اسلئے اسکے دل میں بہرے لوگوں کیلئے بہت ہمدردی پائی جاتی تھی- ۱۸ سال کی عمر میں اُس نے اپنے باپ کے ایجاد کردہ طریقے سے گونگے اور بہرے بچوں کو پڑھانا شروع کردیا لیکن ۱۸۷۰ء میں ۲۳ سال کی عمر میں اسے تپدق ہوگئی- اس سے پہلے اسکے دو بھائی بھی اسی بیماری سے مرچکے تھے- ڈاکٹروں نے اسے بتایا کہ وہ صرف چھ ماہ زندہ رہے گا- چنانچہ طبّی مشورہ کے مطابق وہ کینیڈا کے ایک پُرفضا مقام پر چلا گیا اور چھ ماہ بعد جب صحت بہتر ہوجانے پر وہ واپس امریکہ آیا تو اُس کے ذہن میں ٹیلیفون کا ایک خاکہ تھا جسے بے شمار تجربات اور کئی سال کی محنت کے بعد ۱۰/ مارچ ۱۸۷۵ء کو وہ حقیقت میں ڈھالنے میں کامیاب ہوگیا- گراہم بیل کا انتقال ۱۹۲۲ء میں ۷۵ سال کی عمر میں ہوا-

بریل:

لوئس بریل ۱۸۰۹ء میں فرانس میں پیدا ہوا- اس کا باپ چمڑے کی چیزیں بناتا تھا- جب وہ ۳ سال کا تھا تو چاقو سے چمڑہ کاٹنے کی کوشش میں چاقو اسکی بائیں آنکھ میں پیوست ہوگیا- اسکے باپ نے ٹوٹکے کرنے والی ایک عورت سے علاج کے لئے کہا جس نے ایک مرہم بریل کی آنکھ پر لگائی جس سے دوسری آنکھ بھی ضائع ہوگئی اور وہ ساڑھے تین سال کی عمر میں مکمل اندھا ہوگیا- دس سال کی عمر میں اسے اندھوں کے ایک سکول میں داخل کروادیا گیا- سکول کی بوسیدہ عمارت میں موجود کتب پر ابھرے ہوئے حروف پڑھتے ہوئے اکثر بچے جب فقرے کے آخر پر پہنچتے تو فقرے کا پہلا حصہ بھول جاتے- اس پر بریل نے آسان طریق ایجاد کرنے کے بارے میں سوچا لیکن کئی سال کی محنت اور تجربات کے بعد بھی وہ کامیاب نہ ہوسکا- تب اسکی ملاقات ایک فوجی افسر سے ہوئی جس نے اسے فوج کے خفیہ پیغامات کے بارے میں بتایا جو نقطوں اور لکیروں کی صورت میں ہوتے ہیں اور رات کو بھی پڑھ لئے جاتے ہیں- چنانچہ بریل نے چھ نقطوں کو ۶۳ مختلف طریق سے ملایا اور ایک نئی آسان زبان تیار کرلی- اُس نے باقی عمر اندھوں کو پڑھانے میں گزاردی لیکن سکول کی نمدار عمارت کے باعث صرف ۴۳ سال کی عمر میں وہ ٹی بی سے فوت ہوگیا- اس کی وفات پر کسی کو علم نہ تھا کہ بریل نے اندھوں کیلئے کوئی زبان ایجاد کی ہے بلکہ سولہ سال بعد انگلینڈ کے ایک ڈاکٹر نے بریل سسٹم کو آگے بڑھایا اور آج دنیا میں نہ صرف بریل ٹائپ رائٹر موجود ہے بلکہ بہت سی کتب و رسائل بھی دستیاب ہیں- بریل کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ۱۹۵۲ء میں اس کی صد سالہ برسی کے موقع پر بریل کی میت عام قبر سے نکال کر پیرس میں Pantheon میں دفن کی گئی جہاں صرف عظیم لوگ مدفون ہیں-

ریڈیو:

مارکونی ۱۸۷۴ء میں اٹلی کے ایک امیر گھرانہ میں پیدا ہوا- جب اسے علم ہوا کہ بجلی کی مقناطیسی لہریں ہوا میں ۳ لاکھ کلومیٹر کی رفتار سے سفر کرسکتی ہیں تو اس نے ان لہروں کو پکڑنے کے لئے اپنے تجربات کا آغاز کیا اور جلد ہی ایک ایسی گھنٹی بنالی جو بغیر تار کے بجائی جاسکتی تھی- ۲۱ سال کی عمر میں وہ ابتدائی وائرلیس سسٹم بنانے میں کامیاب ہوگیا لیکن اٹلی میں حکومت نے اسے نظرانداز کیا- چنانچہ وہ انگلینڈ چلا آیا- لندن میں بھی شروع میں اس کی شنوائی نہ ہوئی لیکن پھر جنرل پوسٹ آفس کا چیف انجینئر اس کی بات سننے پر آمادہ ہوگیا- مارکونی نے پوسٹ آفس کی چھت پر وائرلیس نصب کرکے ۳۰۰ میٹر دور اپنا پیغام پہنچایا تو اس کی شہرت کا آغاز ہوگیا- جلد ہی BBC نے اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کرلیا- مارکونی کو اس ایجاد پر نوبل پرائز اور نائٹ کا خطاب ملا اور اٹلی نے بھی اسے اعزازات سے نوازا- ۱۹۳۷ء میں اس کی وفات ہوئی-

راڈار:

ہٹلر جب جرمنی میں برسراقتدار آیا تو جرمنوں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کیلئے دعویٰ کیا کہ انہوں نے ایسی لہریں ایجاد کرلی ہیں جو دشمن کے طیاروں کو تباہ کرسکتی ہیں- برطانیہ نے اپنے ایک سائنسدان رابرٹ واٹسن کو بھی ایسی ہی لہریں تیار کرنے کو کہا- لیکن اس نے حکومت کو بتایا کہ ویسی لہریں بنانا تو ممکن نہیں البتہ وہ ایسا آلہ تیار کرسکتا ہے جو دشمن کے جہازوں کا دور سے ہی پتہ لگالے گا- چنانچہ چھ ہفتے سے بھی کم مدت میں اُس نے ابتدائی راڈار تیار کرلیا اور پھر اسے اتنا بہتر بنادیا کہ یہ ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ سے جہازوں کی نشاندہی کرلیتا تھا- یہ راڈار برطانیہ کے ساحلوں پر نصب کردیئے گئے- اسی دوران اطلاع ملی کہ جرمنی میں بھی کئی جگہوں پر اونچے ایریل نصب ہورہے ہیں- اس پر واٹسن کو ایک خفیہ مشن پر جرمنی بھیجا گیا اور وہ اپنی بیوی کے ہمراہ ایک سیاح کا روپ دھار کر وہاں پہنچا- اس نے مشاہدے کے بعد رپورٹ دی کہ جرمنی نے راڈار نہیں بنائے مگر یہ رپورٹ غلط تھی- جرمن بھی راڈار بناچکے تھے اگرچہ وہ برطانیہ جتنے کامیاب نہیں تھے- جنگ عظیم دوم میں راڈار کی مدد سے برطانیہ نے ایک سو جرمن طیارے گرا لیے اور دسمبر ۱۹۴۳ء کی ایک رات جب برطانیہ کا ایک جہاز جنگی سامان لے کر روس جارہا تھا تو جرمن جنگی جہاز "شارن ہاسٹ" اس پر حملہ آور ہوا- لیکن برطانوی گشتی جہازوں نے راڈار کی مدد سے نشانہ لے کر جرمن جہاز کو تباہ کردیا- واٹسن کو اس کی ایجاد پر نائٹ کا خطاب دیا گیا- اس کی وفات ۱۹۷۳ء میں ہوئی-

-......☆......☆......☆......-

"الفضل ڈائجسٹ" کا معیار ان اخبارات و رسائل کے اعلیٰ معیار پر منحصر ہے جو دنیا بھر سے ہمیں موصول ہوتے ہیں- چونکہ ہمیں موصول ہونے والے رسائل بطور ریکارڈ محفوظ کئے جاتے ہیں اسلئے ایسے تمام احباب سے جنہوں نے "الفضل ڈائجسٹ" کے کسی مضمون کے حوالے سے کوئی رسالہ منگوانے کیلئے خط لکھے ہیں، درخواست ہے کہ مطلوبہ رسالہ کی انتظامیہ سے رابطہ فرمائیں- ہمیں موصول شدہ بعض جرائد میں سے اگرچہ کوئی مضمون اس کالم کی زینت نہیں بنایا جاسکا لیکن ان رسائل کے نام بھجوانے والوں کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

جماعت احمدیہ کینیڈا کا ماہنامہ **'احمدیه گزٹ'** جنوری ۹۸ء، آئیوری کوسٹ سے فرنچ میں شائع ہونے والا ماہنامہ **'ریویو آف ریلیجنز'** جنوری ۹۸ء، نیویارک جماعت کا ماہنامہ **'نوائے ظفر'** جنوری ۹۸ء، جماعت احمدیہ برطانیہ کا ماہنامہ **'اخبار احمدیه'** جنوری ۹۸ء، کیرلہ سے مالایالم زبان میں گزشتہ ۶۵ سال سے باقاعدگی سے شائع ہونے والا ماہنامہ **'ستیه دوتن'** جنوری ۹۸ء، ناروے جماعت کا دوماہی مجلّہ **'الجهاد'** جنوری / فروری ۹۸ء، لجنہ اماء اللہ ناروے کا سہ ماہی **'زینب'** جنوری تا مارچ ۹۸ء، ۱۹۱۸ء سے باقاعدہ طبع ہونے والی **'احمدی جنتری'** جس میں مختصر خبریں اور ایمان افروز حکایات شامل اشاعت ہوتی ہیں، لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا سہ ماہی **'النساء'** جنوری تا مارچ ۹۸ء، لجنہ پاکستان کا ماہنامہ **'مصباح'** جنوری ۹۸ء، خدام الاحمدیہ پاکستان کا ماہنامہ **'خالد'** جنوری ۹۸ء، جماعت برطانیہ کا ماہنامہ **'اخبار احمدیه'** فروری ۹۸ء، ماہنامہ **"ستیه دوتن"** فروری ۹۸ء، اور ہفت روزہ **"بدر"** قادیان کے چند شمارے-

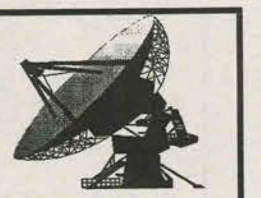

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

11/06/98 - 18/06/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 12th June 1998
15 Safar

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Let's Learn Salat with Imam Sahib, No. 11
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.246
02.10 Quiz Programme: 'History of Ahmadiyyat' Part No. 44
03.00 Urdu Class - Lesson 219 (R) Rec. 01/11/96
04.00 MTA Lifestyle: Al Maidah (R)
04.20 Learning Dutch: No. 16, Part 1
04.50 Homoeopathy Class - No.134 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.35 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 11
07.00 Pushto Item: Dars ul Hadith
07.10 Philosophy of the Teachings of Islam: The Personality of The Promised Messiah (AS)
08.0 From the Archives: Speech by Maulana Jaleel Uddin Sahib, J/S Rabwah, 1968
09.10 Liqa Ma'al Arab: No. 246 (R)
10.15 Urdu Class - Lesson No. 219 (R)
11.15 Computers for Everyone, Part 63
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazms
13.00 Friday Sermon by Huzoor. Live from Fazl Mosque, London
14.05 Bengali Service: Women in Islam
14.30 Rencontre Avec Les Francophones Rec. 08/06/98
15.45 Liqa Ma'al Arab(N) Rec. 09/06/98
16.55 Friday Sermon by Huzoor (R)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class (New) Rec. 10/06/98
19.30 German Service: Wilkommen in Deutschland, More.....
20.30 Children's Corner with Huzoor Class No. 87, Part 2
21.05 Medical Matters: 'Pain'
21.35 Friday Sermon (R)
22.40 Rencontre Avec Les Francophones Rec. 08/06/98

Saturday 13th June 1998
16 Safar

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Class with Huzoor Class No. 87, Part 2 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab, Rec. 09/06/98
02.15 Friday Sermon (R)
03.20 Urdu Class (New) Rec. 10/06/98
04.25 Computers For Everyone, Pt 63
05.05 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor. Rec. 08/06/98 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Corner: with Huzoor Class 87, Part 2
07.25 Saraiky Programme Friday Sermon of 31/10/97 by Huzoor.
08.40 Medical Matters: 'Pain'
09.10 Liqa Ma'al Arab Rec. 09/06/98
10.15 Urdu Class (New) Rec. 10/06/98
11.25 Documentary: Photography, Pt 4
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish: Lesson No. 20
12.50 Indonesian Hour: Children's Corner, Embroidery Crafts.
13.55 Bengali Programme: Let's learn Duah, More........
14.55 Children's Mulaqat with Huzoor Rec 13/06/98
16.00 Liqa Ma'al Arab (New) Rec. 10/06/98
17.25 Arabic Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class (New) Rec. 12/06/98
19.30 German Service: MTA Sports, Lajna Diskussionskries, More...
20.30 Children's Corner: Quran E Karim Quiz, Part 10 (Rabwah)
20.55 Q/A Session with Huzoor, Final Part. Rec. 26/03/95
21.20 Children's Class. Rec. 13/06/98
22.55 Learning Swedish, No. 20
23.15 MTA Variety: Speech by S.M.A. Ayaz Sb. on the importance of studying the books of The Promised Messiah (AS)

Sunday 14th June 1998
17 Safar

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Quran E Karim Quiz, Part 10.
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 10/06/98
02.30 MTA Variety: Speech, Tarbiyyat E Aulad from J/S Norway, 1996.
03.00 Urdu Class (New) Rec. 12/06/98
04.05 Learning Swedish - Lesson 20
04.50 Children's Class with Huzoor Rec. 13/06/98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
07.00 Children's Corner: Quran E Karim Quiz, Pt 10 (Rabwah)
07.20 Friday Sermon by Huzoor Rec. 12/06/98 (R)
08.25 Q/A Session with Huzoor, Final Part. Rec. 26/03/98
09.35 Liqa Ma'al Arab. Rec. 10/06/98
10.40 Urdu Class (New) Rec. 12/06/98
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Chinese, Lesson No. 84
13.00 Indonesian Hour: Tilawat, Hadith, More.....
14.05 Bengali Service: Speech by Janab National Amir Sb, More...
15.05 English Mulaqat with Huzoor Rec. 14/06/98
16.10 Liqa Ma'al Arab, Rec. 11/06/98
17.15 Albanian Programme: Q/A with Huzoor, Germany. Rec. 16/08/97
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.35 Urdu Class, Rec. 13/06/98
19.45 German Service: Ihre Fragen, Buch Gottes.
20.45 Children's Corner: Children's Workshop No. 3
21.15 Dars-Ul-Quran: No. 20 (1997) With Huzoor. Rec. 02/02/97
22.50 MTA Variety: Tahrik E Jadid ka pasmanzir aur barakaat.
23.30 Learning Chinese, Lesson No. 84

Monday 15th June 1998
18 Safar

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner: Children's Workshop, No. 3
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 11/06/98
02.25 MTA USA: Seekers of the Truth
03.00 Urdu Class(New), Rec. 13/06/98
04.05 Learning Chinese, Lesson No.84
04.50 English Mulaqat with Huzoor Rec. 14/06/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Corner: Workshop, No. 3
07.20 Dars-ul-Quran: No. 20 (1997) By Huzoor. Rec. 02/02/97
09.05 Liqa Ma'al Arab, Rec. 11/06/98
10.10 Urdu Class (New) Rec. 13/06/98
11.15 Sports: Bari Final, 1997
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 60
13.00 Indonesian Hour: Tilawat, Hadith, More.......
14.05 Bengali Programme: Meeting two Hafiz E Quran, More....
15.10 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 135. Rec. 01/01/96
16.15 Liqa Ma'al Arab: No. 247
17.10 Turkish Programme:
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class: No. 220
19.30 German Service: Begegung Mit Huzoor, Mach Mit, More......
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 88, Part 1
21.00 Rohani Khazaine: Arya Daram
21.45 MTA Variety: A talk about Hadhrat Nawab Begum Sahiba
22.15 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 135 (R)
23.25 Learning Norwegian, No. 60

Tuesday 16th June 1998
19 Safar

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 88 part 1 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab Session No. 248
02.25 Sports: Bari Final, 1997.
02.55 Urdu Class: (R) No. 220
04.00 Learning Norwegian - No. 60
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 135 Rec. 01/01/96 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 88, Part 1
07.20 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 13/12/96
08.25 Roohani Khazaine: Arya Daram
09.10 Liqa Ma'al Arab - No. 248 Rec. 01/01/97 (R)
10.10 Urdu Class - (R) Lesson No. 222
11.15 Medical Matters: Host, Dr. S.A. Mubashir Sahib
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French, Lesson No. 7
13.10 Indonesian Hour: Friday Sermon of 05/09/97 by Huzoor
14.10 Bengali Service: The significance of Mubahala, More....
15.15 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New) Rec. 16/06/98
16.10 Liqa Ma'al Arab (R) - Session No. 249. Rec. 17/02/97
17.20 Norwegian Programme: A Contemporary Issue, Book No.15
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 Urdu Class: Lesson No. 222 Rec. 10/11/96
18.50 MTA Variety: Seerat un Nabi, with Waqfeen E Nau Rec. 15/02/98
19.25 German Service: Lies Mal, More
20.25 Children's Corner : With Imam Sahib, Let's Learn Salat No. 12
21.00 M.T.A. Variety: Talk about Hadhrat Haji Ghulam Ahmad Sahib (RA)
21.45 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 129
22.10 Tarjumatul Quran Class with Huzoor.(New) Rec. 16/06/98
23.15 Learning French: Lesson No. 7

Wednesday 17th June 1998
20 Safar

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.40 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 12
01.10 Liqa Ma'al Arab, No. 248
02.10 Medical Matters (R) Host: Dr. S.A. Mobashir Sahib
02.45 Urdu Class: Class No. 222 Rec. 10/11/96 (R)
04.00 Learning French: Lesson No. 7
04.35 Hikayat - E - Shereen.
04.50 Tarjumatul Quran Class With Huzoor (New) Rec. 16/06/98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 12
07.10 Swahili Programme: Interview
07.45 Homeopathy Class - Hamari 133 Kaenat No. 129
08.10 M.T.A Variety: Speech (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab, No. 248 Rec. 12/02/97 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No. 222 Rec. 10/11/96 (R)
10.25 MTA Variety: Seerat un Nabi, with Waqfeen E Nau, 15/02/98
11.10 Roshni Ka Safar
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish, Lesson No. 3
13.05 Indonesian Hour: Dars ul Hadith, Dars Malfoozat, More....
14.05 Bengali Service: Friday Sermon of 12/12/97 by Huzoor.
15.10 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. (New)
16.25 Liqa Ma'al Arab, No.249 Rec. 17/02/97
17.15 French Programme: Children's Class from Belgium, Part 2
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.25 Urdu Class, Lesson No. 223 Rec. 11/11/96
19.25 German Service: Nazm, Kinder lernen Namaz, More....
20.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No. 88, part 2
21.00 Al-Maidah
21.10 MTA Lifestyle: Perahan
21.35 MTA Variety: Speech by Munavar Abid Sahib.
22.05 Tarjumatul Quran class with Huzoor (New)
23.10 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 3

Thursday 18th June 1998
21 Safar

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 88 Part 2
01.15 Liqa Ma'al Arab, No. 249 Rec. 17/02/97
02.15 Canadian Desk: Tech Talk, No. 6
02.45 Urdu Class, Lesson No. 218 Rec. 11/11/96
03.45 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 3
04.05 Roshni Ka Safar
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New)
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R) No. 88, part 2.
07.15 Sindhi Programme: Friday Sermon of 04/12/97 by Huzoor
08.20 Al-Maidah
08.30 MTA Lifestyle: Perahan
09.00 Liqa Ma'al Arab, Session No. 249, Rec. 17/02/97
10.05 Urdu Class, Lesson No. 223 Rec. 11/11/96
11.00 Quiz - History of Ahmadiyyat No. 45
11.40 Durre Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch Lesson No. 16 Part 2
13.00 Indonesian Hour: Dars Hadith, Dars Malfoozat, More.......
14.00 Bengali Service: Q/A Session with Huzoor in Mahmoud Hall, London. Rec. 22/03/98
15.05 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 136, Rec. 02/01/96
16.10 Liqa Ma'al Arab, Session No. 250. Rec. 18/02/97
17.10 Bosnian Programme: Presented by Ibrahim Sahib.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 224 Rec. 15/11/96
19.35 German Service: Zeit zum Diskutieren, More.......
20.30 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 13
21.0 From The Archives: Tabarrukat
22.00 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 136. Rec. 02/01/96
23.00 Learning Dutch. No. 16, Part 2
23.35 Speech by Zahid Khan Sahib.

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:
English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, June 12, 1998 No. 24

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

جہادِ تبلیغ کے لئے
قابل رشک جذبہ فدائیت

حضرت حاجی محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجینئر فیروزپور کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ، حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کی ہمشیرہ تھیں جنہوں نے ۱۹۰۴ء میں اپنے بھائی کے ساتھ قادیان دارالامان کی پہلی بار زیارت کی اور مہدی آخر الزمان کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور پھر پوری زندگی خدمت دین میں مصروف رہیں۔ ذیل میں آپ کی خودنوشت سوانح سے ایک واقعہ ہدیہ قارئین ہے۔ آپ تحریر فرماتی ہیں :

"ایک دفعہ حضرت امیرالمومنین (مصلح موعود) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ جماعت میں یہ تحریک کی کہ احمدی دوست اپنے اپنے خرچ پر آگرے شدھی کے میدان میں ملکانوں میں تبلیغ کی خاطر دودو یا تین تین ماہ اپنی نوکریوں سے رخصت لے کر اپنے آپ کو وقف کریں۔ ان دنوں میرا میاں حاجی محمد فاضل شہر فیروزپور میں اوورسیئر تھا۔ انہوں نے دو ماہ کی رخصت مندرجہ بالا تحریک شدھی کے میدان میں شامل ہونے کے لئے اپنی میونسپل کمیٹی کی ملازمت سے حاصل کی۔ ان دنوں میرا چھوٹا بچہ بیمار ہو گیا اور قبل ازیں دو بچے باری باری بقضائے الٰہی فوت ہو چکے تھے۔ جب حاجی محمد فاضل صاحب نے میدان شدھی میں جانے کے لئے رخصت حاصل کر لی تو انہوں نے قادیان دارالامان میں شدھی کے میدان میں کام کرنے والے دفتر میں اپنی رخصت کی منظوری کی اطلاع دے دی۔ مگر قادیان دارالامان سے یہ جواب آیا کہ وہ سیدھے آگرہ چلے جائیں اور وہاں جا کر مکرم و محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے انچارج و منتظم تبلیغ میدان شدھی کے پاس آگرے میں حاضر ہو کر رپورٹ کریں۔ تمہارے قادیان دارالامان آنے کی ضرورت نہیں۔ جس دن حاجی صاحب نے آگرے جانا تھا اس دن میرا بچہ عزیز محمد افضل جو بیمار تھا وہ بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس وجہ سے حاجی صاحب نے میرے ساتھ مشورہ کیا اور جماعت کے احمدی دوست بھی بچے کی موت کا سن کر ماتم پرسی کے لئے آئے۔ اور انہوں نے مشورہ دیا کہ اب حاجی صاحب چندروز ٹھہر جاویں مگر میں نے حاجی صاحب کو کہا کہ میں آپ کو آگرے جانے سے بالکل نہیں روکتی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہمارا بچہ فوت ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہی آپ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ہی شدھی کے میدان میں آگرے جانا ہے۔ اس لئے آپ خود آگرے چلے جائیں اور مجھ عاجزہ کو اسی غم زدہ حالت فیروزپور چھوڑ جاؤ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ مجھے اس دردناک واقعہ پر صبر کی ضرور طاقت دے گا۔ چنانچہ مرحوم بچے کے نہلانے والا پڑا ابھی گیلا ہی تھا کہ حاجی صاحب آگرے جانے کا پختہ ارادہ میرے مشورے کے مطابق کر لیا۔ اور اسی رات بارہ بجے کی گاڑی پر فیروزپور شہر سے آگرے کو روانہ ہو گئے اور تقریباً ساری جماعت کے احمدی دوست حاجی صاحب کو گاڑی پر چڑھانے کے لئے گئے۔ اور بڑی لمبی الوداعی دعا سے ان کو رخصت کیا۔ پھر رات کے ایک بجے حاجی صاحب کو گاڑی پر چڑھا کر میرے پاس اس بچے کے فوت ہو جانے کے تازہ صدمے کی دلجوئی کرنے کیلئے تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کے سب بھائیوں نے مجھے کہا کہ ایسی دردناک حالت میں آپ نے حاجی محمد فاضل صاحب کو آگرے شدھی کے میدان میں بھیجنے کا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بہت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ اس نمونہ کے دکھانے کی ہم سب آپ کو مبارک باد دیتے ہیں اور آئندہ کے لئے حاجی صاحب کے آگرے چلے جانے کی وجہ سے آپ کے پاس وقتاً فوقتاً کام کرنے کے لئے کسی بڑے یا چھوٹے بچے کی خدمات پیش کرتے ہیں جو آپ پسند کریں۔ لیکن عاجزہ نے اپنے سب احمدی بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اور جواب دیا کہ مجھے کسی چیز یا آپ بھائیوں کی امداد کی ضرورت نہیں بس میرے لئے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے خاص فضل و کرم سے استقلال دیوے کہ میرا یہ وقت اللہ تعالیٰ اطمینان قلب کے ساتھ گزار دیوے اور میرا مولیٰ کریم اس عاجزہ پر راضی ہو جاوے۔ آمین، ثم آمین۔ اس کے بعد میرے سب احمدی بھائی رخصت ہو گئے"۔

("حالات و روایات" صفحہ ۴۵ تا ۴۷۔ اشاعت دسمبر ۱۹۶۳ء ربوہ۔ مطبوعہ الہلال پریس لاہور)

☆......☆......☆

اب تو جو فرماں ملا اس کا ادا کرنا ہے کام
گرچہ میں ہوں بس ضعیف و ناتواں و دلفگار
اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرّہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

(درِّثمین)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

ہندوستان کے ایٹمی دھماکہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان کو ٹریپ کیا جائے اور پاکستان اس ٹریپ میں آگیا۔ حضور نے فرمایا کہ دونوں طرف کے عوام اس پر خوشیاں مناتے ہوئے گلیوں میں نکلے ہیں۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ آئندہ ان سے کیا ہونے والا ہے۔ یہ جنون کا دور دونوں ملکوں میں ختم ہو جائے گا اور باقی بھوک رہ جائے گی اور پھر ملک کا رہا سہا نظام بھی وہ بھوکے فساد سے خراب کر دیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دھماکوں کو اس کھیل کا آخری باب تصور کرنا غلط ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تابکاری کے اثرات لمبے عرصہ تک جاری رہیں گے۔ اہل دانش کو وہ حکومت سے ہوں یا حکومت سے باہر سر جوڑ کر ان مسائل کا حل تجویز کرنا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے تجربہ کی روشنی میں دو ہومیو پیتھی ادویہ کا ذکر فرمایا جو تابکاری کے مریضوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں اور احباب جماعت کو اور ان کے توسط سے تمام عوام کو ان ادویہ کے استعمال کے ذریعہ تابکاری کے اثرات سے محفوظ رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے ان حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ کشمیر میں اب بہت زیادہ ظلم کا خطرہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسرائیل نے کھلم کھلا اعلان کیا تھا کہ اگر پاکستان نے ایٹمی توانائی کے بم بنائے تو ہم پاکستان کے ان اڈوں کو برباد کر دیں گے۔ یہ بھی پاکستان کے لئے ایک خطرہ ہے۔ اس پہلو سے اس خطرہ کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان عالمی طاقتوں کو یقین دلائے کہ اگر اسرائیل ظالمانہ کارروائی کرے تو ہم جوابی کارروائی کریں گے اور یہ کہ وہ اس کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن جو خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ عوام الناس پر جو بادل منڈلا رہے ہیں ان کو دور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنی کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ اس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب تم اپنے حکام چنو تو جو تمہاری امانت کا حق ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں انہیں چنا کرو۔ لیکن یہ ڈیماکریسی کا تصور نہ ہندوستان میں ہے اور نہ پاکستان میں۔ نہ وہ عدل کی صفات رکھتے ہیں نہ امانت کی۔ قرآن کریم عدل کو ایسی قدر کے طور پر پیش کرتا ہے جو عالمی ہے۔ اگر ایسے عدل کو کشمیر میں جاری کر کے دیکھیں تو مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عدل کا فقدان اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حکومتیں اپنے عوام سے بھی عدل نہیں کرتیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ مجھے یہ اختیار دیتی ہے کہ خود انصاف پر قائم رہتے ہوئے ہر ایک کو وہ بات کہہ سکتا ہوں جو انصاف قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میری آواز کمزور ہے لیکن اس آواز کو سننے والے اگر عقل رکھتے ہوں تو اسے غلط کہنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ حقائق بول رہے ہیں کہ تمہیں لوگوں نے حکمران چنا اور تم نے اپنے عوام سے انصاف نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں دونوں ملکوں کے احمدیوں کو یہی تعلیم دے سکتا ہوں جو عالمی تعلیم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم حاکم چن لئے جاؤ خواہ کسی طرح بھی چن لئے جاؤ تو جب حاکم بنو تو عوام سے حسن سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک صرف عدل تک محدود نہیں رہتا بلکہ قرآن کریم کی ایک اور آیت اسے اور آگے بڑھاتی ہے۔ اس میں فرمایا کہ عدل تو پہلا مقام ہے مگر احسان کرنا نہیں سیکھو گے تو تمہارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ اور پھر اس سے بھی آگے ایتاء ذی القربی کا مقام ہے۔ ان تین بنیادی اصولوں کو پکڑنے کے نتیجہ میں تمام دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔

حضور نے جماعت احمدیہ کو یہ عالمی نصیحت فرمائی کہ وہ عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر ان تین صفات حسنہ پر عمل شروع کر دیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا سے کام لیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دعاؤں کے بغیر اور مقبول دعاؤں کے بغیر نہ ہندوستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور نہ پاکستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ دنیا کے غموں کو محسوس کرے۔ راتوں کو اٹھے اور بلبلائے۔ اپنے سینوں میں وہ دل دھڑکائیں جو لوگوں کے غم سے دھڑکتے ہوں اور اللہ کی خاطر ایسا کریں۔ یہ وہ دل ہیں جن کی دھڑکنیں خدا کی تقدیر کی دھڑکنیں بن جائیں گی۔ ان مصیبت کے دنوں میں جو غریبوں پر ٹوٹنے والی ہیں اپنی سہولتیں پہلے سے زیادہ ان میں تقسیم کریں۔

حضور نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ وہ ہو جس کو دجّال کا دھواں تک نہ پہنچے۔ ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کا وفادار ہو اور ہر ملک کے احمدی کی وفاداری کسی دوسرے ملک کے خلاف نہ ہو۔ خدا سے وفاداری ہو اور اپنے ملک کے باشندوں کے حق میں وہ وفاداری استعمال ہو۔ ☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔